شجرہ شریف
بمع
مختصر سیرت
امیر ملت
ناشر
الحاج عبدالقیوم جماعتی
(نیوجبر چھچیاں)
CONTACT: 05827-460597

شجرہ شریف
بمع
مختصر سیرت
امیر ملت
ناشر الحاج عبدالقیوم جماعتی (نیو جبر چچیاں)
CONTACT: 05827-460597

شجرہ شریف
بمع
مختصر سیرت
امیر ملت
ناشر الحاج عبدالقیوم جماعتی (نیو جبر چچیاں)
CONTACT: 05827-460597

شجرہ طیبہ

فرمان الٰہی ہے۔

والذین آمنوا و اتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنابھم ذریتھم و ما التنھم من عملھم من شیء (پارہ ۲۷)

(ترجمہ) ''اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملایا اور ان کے عمل میں ذرا سی بھی کمی نہیں کی''

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب والدین کی جانب سے حضرت نبی ﷺ تک پہنچتا ہے اس طرح آپ نجیب الطرفین ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد سب کے سب مومن و متقی صالح و برگزیدہ حیثیت کے حامل تھے۔ اور آیت بالا کے صحیح مصداق۔ گویا آپ کا شجرہ نسب صحیح معنی میں اس آیت شریفہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء (ترجمہ) ''مثل اس پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں''

حضرت قبلہ عالمؒ اس مقدس اور مستحکم درخت کی وہ پاکیزہ شاخ تھے جن کا شجرہ نسب ان کے تقدس اور جن کے اعمال صالحہ ان کی علوشان پر شاہد عادل ہے۔ آپ کی حیات پاک اپنے آباؤ اجداد و بالخصوص رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مکمل اتباع میں بسر ہوئی اور اس آخری دور میں آپ نے اعلائے کلمۃ الحق اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ ایمان افروز اور روح پرور مثال قائم کی کہ باید و شاید۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (ترجمہ) ''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہیے اپنے فضل سے نوازے''

۱۔ جناب حضرت آدم علیہ السلام

۲۔ جناب حضرت شیث علیہ السلام

۳۔ جناب حضرت انوش علیہ السلام

۴۔ جناب حضرت قینان علیہ السلام

۵۔ جناب حضرت مہلائیل علیہ السلام

۶۔ جناب حضرت یارد علیہ السلام

شجرہ طیبہ

فرمان الٰہی ہے۔

والذین آمنوا و اتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنابهم ذريتهم و ما التنهم من عملهم من شيء (پاره ۲۷)

(ترجمہ) ''اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملایا اور ان کے عمل میں ذرا سی بھی کمی نہیں کی''

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب والدین کی جانب سے حضرت نبی ﷺ تک پہنچتا ہے اس طرح آپ نجیب الطرفین ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد سب کے سب مومن و متقی صالح و برگزیدہ حیثیت کے حامل تھے۔ اور آیت بالا کے صحیح مصداق۔ گویا آپ کا شجرہ نسب صحیح معنی میں اس آیت شریفہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ کشجرة طيبة اصلها ثابت و فرعها في السماء (ترجمہ) ''مثل اس پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں''

حضرت قبلہ عالمؒ اس مقدس اور مستحکم درخت کی وہ پاکیزہ شاخ تھے جن کا شجرہ نسب ان کے تقدس اور جن کے اعمال صالحہ ان کی علو شان پر شاہد عادل ہے۔ آپ کی حیات پاک اپنے آباؤ اجداد اور بالخصوص رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مکمل اتباع میں بسر ہوئی اور اس آخری دور میں آپ نے اعلائے کلمۃ الحق اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ ایمان افروز اور روح پرور مثال قائم کی کہ باید و شاید۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء (ترجمہ) ''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہیے اپنے فضل سے نوازے''

۱۔ جناب حضرت آدم علیہ السلام
۲۔ جناب حضرت شیث علیہ السلام
۳۔ جناب حضرت انوش علیہ السلام
۴۔ جناب حضرت قینان علیہ السلام
۵۔ جناب حضرت مہلائیل علیہ السلام
۶۔ جناب حضرت یارد علیہ السلام

۷۔ جناب حضرت ادریس علیہ السلام
۸۔ جناب حضرت متوشلخ علیہ السلام
۹۔ جناب حضرت لامک علیہ السلام
۱۰۔ جناب حضرت نوح علیہ السلام
۱۱۔ جناب حضرت سام علیہ السلام
۱۲۔ جناب حضرت ارفخشد علیہ السلام
۱۳۔ جناب حضرت ہود علیہ السلام
۱۴۔ جناب حضرت شالخ علیہ السلام
۱۵۔ جناب حضرت قالغ علیہ السلام
۱۶۔ جناب حضرت اشروع علیہ السلام
۱۷۔ جناب حضرت ارعو علیہ السلام
۱۸۔ جناب حضرت ناخور علیہ السلام
۱۹۔ جناب حضرت تارخ علیہ السلام
۲۰۔ جناب حضرت ابراہیم علیہ اسلام
۲۱۔ جناب حضرت اسماعیل علیہ السلام
۲۲۔ جناب حضرت قیذار علیہ اسلام
۲۳۔ جناب حضرت حمل علیہ اسلام
۲۴۔ جناب حضرت بنت علیہ اسلام
۲۵۔ جناب حضرت ہمیسع علیہ السلام
۲۶۔ جناب حضرت اود علیہ اسلام
۲۷۔ جناب حضرت اد علیہ السلام
۲۸۔ جناب حضرت عدنان علیہ السلام
۲۹۔ جناب حضرت معد علیہ السلام
۳۰۔ جناب حضرت نزار علیہ السلام
۳۱۔ جناب حضرت مضر علیہ السلام
۳۲۔ جناب حضرت الیاس علیہ السلام
۳۳۔ جناب حضرت مدرکہ علیہ السلام
۳۴۔ جناب حضرت خزیمہ علیہ السلام
۳۵۔ جناب حضرت کنانہ علیہ السلام
۳۶۔ جناب حضرت نضر علیہ السلام
۳۷۔ جناب حضرت مالک علیہ السلام
۳۸۔ جناب حضرت فہر علیہ السلام
۳۹۔ جناب حضرت غالب علیہ السلام
۴۰۔ جناب حضرت لوئی علیہ السلام
۴۱۔ جناب حضرت کعب علیہ السلام
۴۲۔ جناب حضرت مرّہ علیہ السلام
۴۳۔ جناب حضرت کلاب علیہ السلام
۴۴۔ جناب حضرت قصی علیہ السلام
۴۵۔ جناب حضرت عبد مناف علیہ السلام
۴۶۔ جناب حضرت ہاشم علیہ السلام
۴۷۔ جناب حضرت عبدالمطلب علیہ السلام
۴۸۔ جناب حضرت عبداللہ علیہ السلام

۷۔ جناب حضرت ادریس علیہ السلام
۸۔ جناب حضرت متوشلع علیہ السلام
۹۔ جناب حضرت لامک علیہ السلام
۱۰۔ جناب حضرت نوح علیہ السلام
۱۱۔ جناب حضرت سام علیہ السلام
۱۲۔ جناب حضرت ارفخشند علیہ السلام
۱۳۔ جناب حضرت ہود علیہ السلام
۱۴۔ جناب حضرت شالخ علیہ السلام
۱۵۔ جناب حضرت قالغ علیہ السلام
۱۶۔ جناب حضرت اشروع علیہ السلام
۱۷۔ جناب حضرت ارعو علیہ السلام
۱۸۔ جناب حضرت ناخور علیہ السلام
۱۹۔ جناب حضرت تارخ علیہ السلام
۲۰۔ جناب حضرت ابراہیم علیہ اسلام
۲۱۔ جناب حضرت اسماعیل علیہ السلام
۲۲۔ جناب حضرت قیدار علیہ اسلام
۲۳۔ جناب حضرت حمل علیہ اسلام
۲۴۔ جناب حضرت بنت علیہ اسلام
۲۵۔ جناب حضرت ہمیسع علیہ السلام
۲۶۔ جناب حضرت اود علیہ اسلام
۲۷۔ جناب حضرت اد علیہ السلام
۲۸۔ جناب حضرت عدنان علیہ السلام
۲۹۔ جناب حضرت معد علیہ السلام
۳۰۔ جناب حضرت نزار علیہ السلام
۳۱۔ جناب حضرت مضر علیہ السلام
۳۲۔ جناب حضرت الیاس علیہ السلام
۳۳۔ جناب حضرت مدرکہ علیہ السلام
۳۴۔ جناب حضرت خزیمہ علیہ السلام
۳۵۔ جناب حضرت کنانہ علیہ السلام
۳۶۔ جناب حضرت نضر علیہ السلام
۳۷۔ جناب حضرت مالک علیہ السلام
۳۸۔ جناب حضرت فہر علیہ السلام
۳۹۔ جناب حضرت غالب علیہ السلام
۴۰۔ جناب حضرت لوئی علیہ السلام
۴۱۔ جناب حضرت کعب علیہ السلام
۴۲۔ جناب حضرت مرّہ علیہ السلام
۴۳۔ جناب حضرت کلاب علیہ السلام
۴۴۔ جناب حضرت قصی علیہ السلام
۴۵۔ جناب حضرت عبد مناف علیہ السلام
۴۶۔ جناب حضرت ہاشم علیہ السلام
۴۷۔ جناب حضرت عبدالمطلب علیہ السلام
۴۸۔ جناب حضرت عبداللہ علیہ السلام

۳۹۔ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

۱۔ رسول اکرم نور مجسم سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ ۲۔ سیدۃ النساء فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا

۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا ۴۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

۵۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ۶۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت محمد مامون قطب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ۸۔ حضرت علی عارض رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۔ حضرت سید طاہر احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۔ حضرت سید عارف رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت سید خسرو رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۔ حضرت سید اسد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت سید کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۔ حضرت سید نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۔ حضرت سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت سید خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۔ حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۔ حضرت سید منصور رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۔ حضرت سید علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۔ حضرت سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت سید میر احمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۸۔ حضرت سید محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت سید حسین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۔ حضرت سید سعید نوروز شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ ۳۲۔ حضرت سید میر محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت سید عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ ۳۴۔ حضرت سید امان اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۔ حضرت سید محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ حضرت سید منور علی رحمۃ اللہ علیہ ۳۸۔ حضرت سید کریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۹۔ امیر پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

۴۹۔ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

۱۔ رسول اکرم نور مجسم سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ
۲۔ سیدۃ النساء فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا
۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا
۴۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
۵۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت محمد مامون قطب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ۸۔ حضرت علی عارض رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت سید طاہر احمد رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ حضرت سید عارف رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ حضرت سید خسرو رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔ حضرت سید اسد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۔ حضرت سید کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۔ حضرت سید نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۔ حضرت سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۔ حضرت سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ
۱۹۔ حضرت سید خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۰۔ حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۱۔ حضرت سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۲۔ حضرت سید منصور رحمۃ اللہ علیہ
۲۳۔ حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۴۔ حضرت سید علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۵۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ
۲۶۔ حضرت سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۷۔ حضرت سید میر احمد رحمۃ اللہ علیہ
۲۸۔ حضرت سید محی الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۹۔ حضرت سید حسین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
۳۰۔ حضرت سید سعید نوروز شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۳۱۔ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۔ حضرت سید میر محمد رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۔ حضرت سید عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۔ حضرت سید امان اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۳۵۔ حضرت سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ
۳۶۔ حضرت سید محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ
۳۷۔ حضرت سید منور علی رحمۃ اللہ علیہ
۳۸۔ حضرت سید کریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۳۹۔ امیر پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

ہر مہینہ میں پڑھے جانے والے نوافل

محرم الحرام

اس ماہ میں اول تو چاند رات کو ہی دو رکعت نفل حضرت خواجہ خواجگان بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھواللہ شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئکۃ والروح اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے ایک نماز اور بڑی فضیلت حاصل کرنے والی اسی رات میں ہے جس کو حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے اوراد میں لکھا دیکھا وہ بھی دو رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورۃ یٰسین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں، ہر ایک رکعت میں بعد سورہ فاتحہ دس دس مرتبہ قل ھواللہ پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہوگا۔ اس تخت پر حور بیٹھی ہوگی۔ اور چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں۔ اور چھ ہزار نیکی اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، پھر اول روز دو رکعت نفل پڑھے۔

عاشورہ کی نماز رات: اس رات میں بہت نمازیں آئی ہیں دو رکعت روشنی قبر کے لیے اسی رات پڑھے جاتی ہیں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین قل ھواللہ پڑھے جو کوئی اس نماز کو اس رات میں بترکیب مذکورہ ادا کرے گا۔ حق تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر روشن رکھے گا۔ ایک نماز نفل دو رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورہ میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس کے آیندہ سال کے بخش دیے جاتے ہیں (جواہر غیبی)

ہر مہینہ میں پڑھے جانے والے نوافل

محرم الحرام

اس ماہ میں اول تو چاند رات کو ہی دو رکعت نفل حضرت خواجہ خواجگان بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھواللہ شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئکۃ والروح اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے ایک نماز اور بڑی فضیلت حاصل کرنے والی اسی رات میں ہے جس کو حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے اوراد میں لکھا دیکھا وہ بھی دو رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورۃ یٰسین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں، ہر ایک رکعت میں بعد سورہ فاتحہ دس دس مرتبہ قل ھواللہ پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبر جد سبز کا ہوگا۔ اس تخت پر حور بیٹھی ہوگی۔ اور چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں۔ اور چھ ہزار نیکی اس نمازی کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، پھر اول روز دو رکعت نفل پڑھے۔

عاشورہ کی نماز رات: اس رات میں بہت نمازیں آئی ہیں دو رکعت روشنی قبر کے لیے اسی رات پڑھے جاتی ہیں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین قل ھواللہ پڑھے جو کوئی اس نماز کو اس رات میں بترکیب مذکورہ ادا کرے گا۔ حق تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر روشن رکھے گا۔ ایک نماز نفل دو رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورہ میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس کے آئندہ سال کے بخش دیے جاتے ہیں (جواہر غیبی)

عاشورہ کے دن کے نفل:

یہ دن بھی عبادت کا ہے۔ جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے اس طرح کہ ہر رکعت میں چھ سورتیں یعنی والشمس، انا انزلنا، اذا زلزلت الارض، فلق، ناس، بعد نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جا کر قل یا ایھا الکفرون پڑھے۔ اللہ تعالی سے جو حاجت طلب کرے گا پوری ہوگی۔ دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس بار قل ھو اللہ پڑھے۔ اللہ تعالی پچاس سال کے پچھلے گناہ اور پچاس برس کے آئندہ کے گنا بخش دیتا ہے۔ اور اس کے لیے ہزار محل نور کے جنت میں اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، راحۃ القلوب)

۲۔ صفر المظفر

شب اول ماہ صفر میں بعد نماز عشاء کو چاہیے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پندرہ بار سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں اسی قدر قل ھو اللہ تیسری میں اسی قدر سورہ فلق چوتھی میں اسی قدر سورہ ناس پڑھے بعد سلام کے چند بار ایاک نعبد وایاک نستعین کہے، پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا (راحۃ القلوب)

دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد سلام الم نشرح۔ والتین اور اذا جاء اور سورۃ اخلاص ان سب کو اسی مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ (جواہر غیبی)

۲۔ ربیع الاول

یہ مہینہ رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیھم بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے۔ اور وہ بیس رکعت ہیں ہر رکعت میں اکیس اکیس بار قل ھو اللہ پڑھی جاتی ہے اگر روزمرہ بارہ دن تک

عاشورہ کے دن کے نفل:

یہ دن بھی عبادت کا ہے۔ جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے اس طرح کہ ہر رکعت میں چھ سورتیں یعنی والشمس، انا انزلنا، اذا زلزلت الارض، فلق، ناس، بعد نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جا کر قل یا ایھا الکفرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا پوری ہو گی۔ دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس بار قل ھو اللہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ پچاس سال کے پچھلے گناہ اور پچاس برس کے آئندہ کے گنا بخش دیتا ہے۔ اور اس کے لیے ہزار محل نور کے جنت میں اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، راحۃ القلوب)

۲۔ صفر المظفر

شب اول ماہ صفر میں بعد نماز عشاء کو چاہیے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پندرہ بار سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں اسی قدر قل ھو اللہ تیسری میں اسی قدر سورہ فلق چوتھی میں اسی قدر سورہ ناس پڑھے بعد سلام کے چند بار ایاک نعبد وایاک نستعین کہے، پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا (راحۃ القلوب)

دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد سلام الم نشرح۔ والتین اور اذا جاء اور سورۃ اخلاص ان سب کو اسی مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ (جواہر غیبی)

۲۔ ربیع الاول

یہ مہینہ رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے۔ اور وہ بیس رکعت ہیں ہر رکعت میں اکیس اکیس بار قل ھو اللہ پڑھی جاتی ہے اگر روز مرہ بارہ دن تک

توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو تو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورہ پڑھ کر روح پر فتوح حبیب صلی اللہ والہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور ﷺ نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے اور حضور ﷺ کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات مثل زندگی کے ہے (جواہر غیبی)

اللهم صل علی محمد و علی الِ محمد کما صلیت علی ابراهیم و علی الِ ابراهیم انک حمید مجید اس درود کی نسبت لکھا ہے کہ جو اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے بعد نماز عشاء کے تو ضرور اس کو خواب میں زیارت حضور ﷺ ہوگی۔ دوسرا درود شریف یہ ہے۔ **الصلوۃ والسلام علیک یا رسول الله** جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ اس مہینہ میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ جب ربیع الاول کا چاند نظر آئے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے، جب فارغ ہو تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف پڑھے۔ ایک ہزار مرتبہ **اللهم صل علی محمد النبی الامی رحمة الله و برکاته** بارہ روز تک، جناب رسول للہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ عشاء کے بعد اس کو پڑھے اور باوضو سویا کرے۔

۴۔ ربیع الثانی

اس مہینے کی پندرہویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پانچ مرتبہ پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں اور لکھی جاتی ہیں اور ہزار بدی اس کے عمل سے مٹائی جاتی ہیں۔ اس کے لیے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔

۵۔ جمادی الاول

اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں قل ھو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوے ہزار

توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو تو ضروری بیس رکعت بترکیب مذکورہ پڑھ کر روح پرفتوح حبیب صلی اللہ والہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور ﷺ نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے اور حضور ﷺ کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات مثل زندگی کے ہے (جواہر غیبی)

اللھم صل علی محمد و علی الِ محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی الِ ابراھیم انک حمید مجید اس درود کی نسبت لکھا ہے کہ جو اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے بعد نماز عشاء کے تو ضرور اس کو خواب میں زیارت حضور ﷺ ہوگی۔ دوسرا درود شریف یہ ہے۔ **الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ اس مہینہ میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ جب ربیع الاول کا چاند نظر آئے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے، جب فارغ ہو تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف پڑھے۔ ایک ہزار مرتبہ **اللھم صل علی محمد النبی الامی رحمۃ اللہ و برکاتہ** بارہ روز تک، جناب رسول للہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ عشاء کے بعد اس کو پڑھے اور باوضو سویا کرے۔

٤۔ ربیع الثانی

اس مہینے کی پندرہویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پانچ مرتبہ پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں اور لکھی جاتی ہیں اور ہزار بدی اس کے عمل سے مٹائی جاتی ہیں۔ اس کے لیے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔

٥۔ جمادی الاول

اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں قل ھو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوے ہزار

برس کی بدیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔(جواہر غیبی)

٦۔ جمادی الثانی

اس مہینہ کی اول تاریخ میں چار رکعت نفل ادا کرے، ہر رکعت میں سورہ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں۔ دوسری نماز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔آپ اس مہینہ کی شب اول میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے اس نماز کے لیے کوئی سورت خاص نہیں ہے۔

۷۔ رجب المرجب

یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے ۔دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کو پائے اس کی پندرہویں اور اخیر تاریخ میں غسل کرے گا تو گویا اس نے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کی جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اس مہینہ کی پانچ راتیں افضل ہیں واسطے عبادت کے ایک تو اول، ایک اوسط اور تین اخیر کی۔ اس مہینہ کی ۲۷ تاریخ کو معراج شریف بھی ہوئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس ماہ میں تیس ۳۰ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یاایھا الکافرون تین بار اور قل ھواللہ تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے لیے ہر دن شہید بدر کے برابر عمل ہوگا۔تمام مہینہ روزہ رکھنے والوں اور سال بھر نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور یہ بھی فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس نماز کو مومن پڑھتا ہے اور منافق اور مشرک چھوڑتا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خبر دیجئے کہ اس نماز کو کس طرح پڑھوں تو آپ نے فرمایا سلمان پڑھ۔اول شب رجب میں دس رکعت اور ہر رکعت میں قل یاایھا الکفرون تین بار اور قل ھواللہ تین بار اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھ۔

برس کی بدیاں اس کے نامہ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔(جواہر غیبی)

۶۔ جمادی الثانی

اس مہینہ کی اول تاریخ میں چار رکعت نفل ادا کرے، ہر رکعت میں سورہ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں۔ دوسری نماز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔آپ اس مہینہ کی شب اول میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے اس نماز کے لیے کوئی سورت خاص نہیں ہے۔

۷۔ رجب المرجب

یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے ۔دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کو پائے اس کی پندرہویں اور اخیر تاریخ میں غسل کرے گا تو گویا اس نے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کی جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اس مہینہ کی پانچ راتیں افضل ہیں واسطے عبادت کے ایک تو اول، ایک اوسط اور تین اخیر کی۔اس مہینہ کی ۲۷ تاریخ کو معراج شریف بھی ہوئی تھی۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس ماہ میں تیس ۳۰ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یاایھا الکافرون تین بار اور قل ھواللہ تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے لیے ہر دن شہید بدر کے برابر عمل ہوگا۔تمام مہینہ روزہ رکھنے والوں اور سال بھر نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور یہ بھی فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس نماز کو مومن پڑھتا ہے اور منافق اور مشرک چھوڑتا ہے۔حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خبر دیجئے کہ اس نماز کو کس طرح پڑھوں تو آپ نے فرمایا سلمان پڑھ۔اول شب رجب میں دس رکعت اور ہر رکعت میں قل یاایھا الکفرون تین بار اور قل ھواللہ تین بار اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھ۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحی و یمیت و ھو حیٌ لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذالجد منک الجد اور پھر پندرہویں رات ہو تو پڑھ دس رکعتیں ہر رکعت میں قل یاایھا الکافرون تین بار اور قل ھواللہ ایک بار اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر پڑھ۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحی و یمیت و ھو حیٌ لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر الھاً واحداً صمداً فرداً وِتراً لم یتخذ صاحبہ ولا ولداً ۔ پھر دس رکعتیں اخیر ماہ میں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ کافرون تین بار اور سورہ اخلاص تین بار پھر ہاتھ اٹھائے اور پڑھے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحی و یمیت و ھو حیٌ لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی الہ الطاھرین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مانگ تو اپنے رب سے ہر حاجت قبول کی جائے گی دعا قبول کی جائے گی اللہ تعالیٰ تیرے اور دوزخ کے درمیان ستر خندق بنا دے گا ہر خندق کی چوڑائی پانچ سو برس کی مسافت ہو گی۔ اور اللہ تیرے واسطے ہر رکعت کے بدلے ہزار ہزار رکعت کا ثواب لکھے گا۔ جب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنی تو روتے ہوئے خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ اسی مہینہ میں جمعہ کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیت الکرسی ۷ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے سلام کے بعد پچیس بار پڑھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ الکبیر المتعال اور سو بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب و ستار العیوب و اتوب الیـــــــہ ۔ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے پھر حاجت طلب کرے ضرور قبول ہو گی۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحی و یمیت و ھو حیٌ لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذالجد منک الجد اور پھر پندرہویں رات ہو تو پڑھ دس رکعتیں ہر رکعت میں قل یاایھا الکافرون تین بار اور قل ھو اللہ ایک بار اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر پڑھ۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحی و یمیت و ھو حیٌ لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر الھاً واحداً صمداً فرداً وِتراً لم یتخذ صاحبہ ولا ولداً ۔ پھر دس رکعتیں اخیر ماہ میں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ کافرون تین بار اور سورہ اخلاص تین بار پھر ہاتھ اٹھائے اور پڑھے۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحی و یمیت و ھو حیٌ لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی الہ الطاھرین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مانگ تو اپنے رب سے ہر حاجت قبول کی جائے گی دعا قبول کی جائے گی اللہ تعالیٰ تیرے اور دوزخ کے درمیان ستر خندق بنا دے گا ہر خندق کی چوڑائی پانچ سو برس کی مسافت ہو گی۔ اور اللہ تیرے واسطے ہر رکعت کے بدلے ہزار ہزار رکعت کا ثواب لکھے گا۔ جب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنی تو روتے ہوئے خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ اسی مہینہ میں جمعہ کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیت الکرسی ۷ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے سلام کے بعد پچیس بار پڑھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ الکبیر المتعال اور سو بار استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب و ستار العیوب و اتوب الیہ ۔ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے پھر حاجت طلب کرے ضرور قبول ہو گی۔

اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہیں ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ القدر تین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے۔ بعد میں ۷۰ بار پڑھے **اللھم صلی علی محمد النبی الامی و علی الہ و سلم** پھر سجدہ میں جا کر ستر ۷۰ بار پڑھے سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح اور پھر سر اٹھائے اور کہے **رب اغفرلی و ارحم و تجاوز عما تعلم فانک انت العزیز الاعظم۔**

۸۔ شعبان المکرم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان کے زیادہ تر شعبان کے مہینہ سے روزے نہیں رکھتے تھے پس جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں ہر رکعت میں سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا بڑا ثواب ہے۔ اس مہینہ میں پندرھویں شب کی بہت ہی بزرگی ہے کہ رحمت کے فرشتے اترتے ہیں رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اس میں جو کوئی عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس رات میں نیکوں اور بدوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ مگر نو آدمی نہیں بخشے جاتے (۱) جادو گر (۲) منجم (۳) کینہ پرور (۴) ماں باپ کو تکلیف دینے والا (۵) شراب خور (۶) زانی (۷) ستار باجہ رکھنے والا (۸) قطع رحم (۹) ظلم سے مال لینے والا۔

جو کوئی پندرھویں رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس بار سورہ اخلاص پڑھے اور پندرویں دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔ اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل ہر رکعت میں تیس بار سورہ اخلاص پڑھے تو وہ حج اور عمرہ کا ثواب پائے گا۔ جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو بخشے اس

اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہیں ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ القدر تین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے۔ بعد میں ۷۰ بار پڑھے **اللھم صلی علی محمد النبی الامی و علی الہ و سلم** پھر سجدہ میں جا کر ستر ۷۰ بار پڑھے سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح اور پھر سر اٹھائے اور کہے **رب اغفرلی و ارحم و تجاوز عما تعلم فانک انت العزیز الاعظم۔**

۸۔ شعبان المکرم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان کے زیادہ تر شعبان کے مہینہ سے روزے نہیں رکھتے تھے پس جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں ہر رکعت میں سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا بڑا ثواب ہے۔ اس مہینہ میں پندرہویں شب کی بہت ہی بزرگی ہے کہ رحمت کے فرشتے اترتے ہیں رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اس میں جو کوئی عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس رات میں نیکوں اور بدوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ مگر نو آدمی نہیں بخشے جاتے (۱) جادو گر (۲) منجم (۳) کینہ پرور (۴) ماں باپ کو تکلیف دینے والا (۵) شراب خور (۶) زانی (۷) ستار باجہ رکھنے والا (۸) قطع رحم (۹) ظلم سے مال لینے والا۔

جو کوئی پندرہویں رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس بار سورہ اخلاص پڑھے اور پندرویں دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل ہر رکعت میں تیس بار سورہ اخلاص پڑھے تو وہ حج اور عمرہ کا ثواب پائے گا۔ جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو بخشے اس

کے حق میں حضرت سیدہ فاطمہ الزہرہ فرماتی ہیں کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہیں رکھوں گی جب تک اس کی شفاعت نہ کروالوں گی۔

۹۔ رمضان المبارک

ستائیسویں شب کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ایک بار قل ھو اللہ ستائیس مرتبہ پڑھے یہ شخص اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا گویا وہ آج ہی پیدا ہوا اور اللہ اس کو ہزار محل جنت میں عطا کرے گا۔ایک روایت میں کہ جو شخص دو رکعت ستائیسویں شب پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے روزے قبول کرے گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ تین بار قل ھو اللہ پچاس بار پڑھے اور بعدہ سجدہ میں جا کر ایک بار کہے **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر** اس کے بعد جو دعا مانگے گا اس کی قبول ہوگی۔اور اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمت اور کل گناہ بخش دے گا۔

۱۰۔ شوال

حدیث شریف میں آیا ہے کہ شوال کی پہلی رات جس کی صبح عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ندا کرتے ہیں اے اللہ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بخش دیا اس لیے کہ تم نے روزے رکھے اور اگر شوال کے چھ روزے رکھو گے تو اللہ تعالیٰ جنت میں مکان دیگا۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے گا اللہ اس کے نامہ اعمال میں تمام امت محمد ﷺ کا ثواب لکھے گا اور جنت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس جگہ پائے گا۔جو کوئی اس ماہ میں آٹھ رکعت رات کو یا دن کو اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص پچیس پڑھے پھر سلام کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے

کے حق میں حضرت سیدہ فاطمہ الزہرہ فرماتی ہیں کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہیں رکھوں گی جب تک اس کی شفاعت نہ کروالوں گی۔

۹۔ رمضان المبارک

ستائیسویں شب کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ایک بار قل ھو اللہ ستائیس مرتبہ پڑھے یہ شخص اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا گویا وہ آج ہی پیدا ہوا اور اللہ اس کو ہزار محل جنت میں عطا کرے گا۔ ایک روایت میں کہ جو شخص دو رکعت ستائیسویں شب پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے روزے قبول کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ تین بار قل ھو اللہ پچاس بار پڑھے اور بعدہ سجدہ میں جا کر ایک بار کہے **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر** اس کے بعد جو دعا مانگے گا اس کی قبول ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمت اور کل گناہ بخش دے گا۔

۱۰۔ شوال

حدیث شریف میں آیا ہے کہ شوال کی پہلی رات جس کی صبح عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ندا کرتے ہیں اے اللہ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بخش دیا اس لیے کہ تم نے روزے رکھے اور اگر شوال کے چھ روزے رکھو گے تو اللہ تعالیٰ جنت میں مکان دیگا۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے گا اللہ اس کے نامہ اعمال میں تمام امت محمد ﷺ کا ثواب لکھے گا اور جنت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس جگہ پائے گا۔ جو کوئی اس ماہ میں آٹھ رکعت رات کو یا دن کو اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص پچیس پڑھے پھر سلام کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک بڑا مکان بنائے گا جو کسی دوسرے کے لیے نہیں ہو گا۔

۱۱۔ ذیقعدہ

جو کوئی اول ذیقعدہ کی اول رات چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۲۳ بار سورہ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان سرخ یاقوت کے بنائے گا۔ ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت کے اوپر ایک حور بیٹھی ہو گی۔

جو کوئی ذیقعدہ کی ہر رات دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے ہر رات ایک شہید اور حج کا ثواب حاصل کر لیا۔ جو کوئی ہر جمعہ میں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۲۱ بات قل ھو اللہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھ لیتا ہے۔

۱۲۔ ذوالحجہ

جو کوئی ذوالحجہ کی اول رات چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے بیشار ثواب لکھ دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی دسویں ذی الحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر کر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کوثر اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے اسکو اللہ مقام اعلیٰ علیین اور اس کے لیے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں اور ثواب لکھے گا۔ اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت الحمد کے بعد ہر رکعت میں آیت الکرسی تین بار اور سورہ اخلاص تین بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے

سبحان ذی العزۃ والجبروت سبحان ذی القدرۃ و الملکوت سبحان ذی الحی الذی لا ینام ولا یموت لا الہ الا ھو یحی و یمیت

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی اله واصحابه و بارک وسلم پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک بڑا مکان بنائے گا جو کسی دوسرے کے لیے نہیں ہو گا۔

۱۱۔ ذیقعدہ

جو کوئی اول ذیقعدہ کی اول رات چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۲۳ بار سورہ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان سرخ یاقوت کے بنائے گا۔ ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت کے اوپر ایک حور بیٹھی ہو گی۔

جو کوئی ذیقعدہ کی ہر رات دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے ہر رات ایک شہید اور حج کا ثواب حاصل کر لیا۔ جو کوئی ہر جمعہ میں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۲۱ بات قل ھو اللہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھ لیتا ہے۔

۱۲۔ ذوالحجہ

جو کوئی ذوالحجہ کی اول رات چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے بیشار ثواب لکھ دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی دسویں ذی الحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر کر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کوثر اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے اسکو اللہ مقام اعلیٰ علیین اور اس کے لیے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں اور ثواب لکھے گا۔ اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت الحمد کے بعد ہر رکعت میں آیت الکرسی تین بار اور سورہ اخلاص تین بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے

سبحان ذی العزة والجبروت سبحان ذی القدرة و الملکوت سبحان ذی الحی الذی لا ینام ولا یموت لا اله الا هو یحی و یمیت

وھو حی لا یموت سبحان اللہ رب العباد والحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا علی کل حال اللہ اکبر کثیرا ربنا جل جلالہ وقدرتہ بکل مکان پھر جو چاہیے دعا کرے اس کے لیے بیت کے حج اور روضہ مبارکہ کی زیارت کا اجر ہوگا۔

جو کوئی شب نحر (دسویں رات کو جس کی صبح عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ پڑھے تو اس نے ستر برس کا ثواب حاصل کیا اور تمام گناہوں سے پاک ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم نے فرمایا عید کی نماز کے بعد اپنے گھر آ کر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کوثر تین بار پڑھے پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔

صلوۃ تسبیح

صلوۃ تسبیح اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ ہر رکعت میں ثنا یعنی سبحانک اللھم پڑھ کر پندرہ بار **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر** کہے پھر تعوذ اور تسمیہ اور الحمد اور سورہ پڑھ کر دس بار پھر اسی کلمہ کو پڑھے پھر رکوع کرے اس میں بھی دس بار پڑھے دس بار قومہ میں، دس بار سجدہ میں دس بار جلسہ میں، دس بار دوسرے سجدہ میں، اسی طرح چاروں رکعتوں میں ۷۵، ۷۵ بار یہی کلمات پڑھے کل تین سو کلمے ہو جائیں گے۔

وھو حی لا یموت سبحان اللہ رب العباد و الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا علی کل حال اللہ اکبر کثیرا ربنا جل جلالہ و قدرتہ بکل مکان پھر جو چاہیے دعا کرے اس کے لیے بیت کے حج اور روضہ مبارکہ کی زیارت کا اجر ہوگا۔

جو کوئی شب نحر (دسویں رات کو جس کی صبح عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ پڑھے تو اس نے ستر برس کا ثواب حاصل کیا اور تمام گناہوں سے پاک ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم نے فرمایا عید کی نماز کے بعد اپنے گھر آ کر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کوثر تین بار پڑھے پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔

صلوۃ تسبیح

صلوۃ تسبیح اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ ہر رکعت میں ثنا یعنی سبحانک اللھم پڑھ کر پندرہ بار **سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر** کہے پھر تعوذ اور تسمیہ اور الحمد اور سورہ پڑھ کر دس بار پھر اسی کلمہ کو پڑھے پھر رکوع کرے اس میں بھی دس بار پڑھے دس بار قومہ میں، دس بار سجدہ میں دس بار جلسہ میں، دس بار دوسرے سجدہ میں، اسی طرح چاروں رکعتوں میں ۷۵، ۷۵ بار یہی کلمات پڑھے کل تین سو کلمے ہو جائیں گے۔

ہندوستان آنا اور آباد ہونا

آباء اجداد

جب ہمایوں بادشاہ کو شیر شاہ سوری کے مقابلے میں شکست ہوئی اور اسے مجبور ہو کر ہندوستان چھوڑنا پڑا تو ایران میں جا کر پناہ لی۔ طہماسپ صفوی شاہ ایران نے پذیرائی کی۔ لیکن عرصہ دراز تک مصالح ملکی کی بنا پر امداد و اعانت سے گریز کرتا رہا۔ آخر کسی درویش کی رہنمائی پر ہمایوں بادشاہ نے حضرت سید حسین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ **عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و اله و سلم رب اشعث مدفوع عن الابواب لو اقسم علی الله لابره**۔ (رواہ مسلم ومشکوۃ ص ۴۴۶)

''ترجمہ'' آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے ایسے پراگندا بالوں والے لوگ، جن کو دروازوں سے دھکیل دیا جاتا ہے (ایسے ہیں کہ) اگر وہ خدا کی قسم کھا کر (کسی کام کی بابت) حکم لگا دیں تو خدا ان کے قول کو سچا کر دیتا ہے۔

سچ ہے جب کسی کے اچھے دن آتے ہیں تو اس کو خدا کی طرف سے توفیق نصیب ہوتی ہے۔ اور وہ بارگاہِ خداوندی کے مقبول بندوں کی جانب رجوع کرتے ہیں۔ جن کے فیض و کرم سے اس کا نصیبہ چمک اٹھتا ہے اور وہ کامیاب و کامران ہوتا ہے۔

اولیا را ہست قدرت از الٰہ   تیر جستہ باز گرداند زِ راہ (رومیؒ)

جب ہمایوں بادشاہ نے حضرت سید حسین شیرازیؒ کے در اقدس پر حاضری دی اور شرف ملاقات حاصل کر کے اپنی مشکلات پیش کیں۔ اور کامیابی و کامرانی کی دعا کی درخواست کی تو حضرت اقدس نے ہمایوں کے لیے دعا فرمائی۔ اور دوبارہ سلطنت ہندوستان حاصل ہونے کی بشارت سے کر ہندوستان پر فوج کشی کی ہدایت فرمائی۔

ہندوستان آنا اور آباد ہونا

آباء اجداد

جب ہمایوں بادشاہ کو شیر شاہ سوری کے مقابلے میں شکست ہوئی اور اسے مجبور ہو کر ہندوستان چھوڑنا پڑا تو ایران میں جا کر پناہ لی۔ طہماسپ صفوی شاہ ایران نے پذیرائی کی۔ لیکن عرصہ دراز تک مصالح ملکی کی بنا پر امداد و اعانت سے گریز کرتا رہا۔ آخر کسی درویش کی رہنمائی پر ہمایوں بادشاہ نے حضرت سید حسین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رب اشعث مدفوع عن الابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ**۔ (رواہ مسلم و مشکوٰۃ ص ۴۴۶)

''ترجمہ'' آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے ایسے پراگندا بالوں والے لوگ، جن کو دروازوں سے دھکیل دیا جاتا ہے (ایسے ہیں کہ) اگر وہ خدا کی قسم کھا کر (کسی کام کی بابت) حکم لگا دیں تو خدا ان کے قول کو سچا کر دیتا ہے۔

سچ ہے جب کسی کے اچھے دن آتے ہیں تو اس کو خدا کی طرف سے توفیق نصیب ہوتی ہے۔ اور وہ بارگاہِ خداوندی کے مقبول بندوں کی جانب رجوع کرتے ہیں۔ جن کے فیض و کرم سے اس کا نصیبہ چمک اٹھتا ہے اور وہ کامیاب و کامران ہوتا ہے۔

اولیا را ہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گرداند ز راہ (رومیؒ)

جب ہمایوں بادشاہ نے حضرت سید حسین شیرازیؒ کے در اقدس پر حاضری دی اور شرف ملاقات حاصل کر کے اپنی مشکلات پیش کیں۔ اور کامیابی و کامرانی کی دعا کی درخواست کی تو حضرت اقدس نے ہمایوں کے لیے دعا فرمائی۔ اور دوبارہ سلطنت ہندوستان حاصل ہونے کی بشارت سے کر ہندوستان پر فوج کشی کی ہدایت فرمائی۔

ہمایوں بادشاہ نے حصول برکت وسعادت کے لیے التماس کیا کہ صاحبزادگان والا شان میں سے حضرت کے چھوٹے بھائی حضرت سید حسن شاہ صاحب اور صاحبزادے سید محمد سعید نوروز شاہ صاحب کو بادشاہ کے ہمراہ ہندوستان جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ دربار اقدس کے متوسلین نے بھی ہمایوں بادشاہ کی سفارش کی تو حضرت اقدس نے ان دونوں صاحبزادگان والا تبار کو سفر کی اجازت دے دی۔

دراصل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اقدام فرمان غیبی کے تحت اس مصلحت سے تھا کہ ان بزرگوں کے وسیلے سے ہندوستان میں تبلیغ اسلام ہو۔ اس سرزمین میں اسلام کا نور پھیلے اور نو مسلموں کو شریعت مطہرہ کی صراط مستقیم دکھائی جائے۔ چنانچہ ہمایوں بادشاہ نے صاحبزادگان والا تبار کی ہمراہی میں ہندوستان پر فوج کشی کی۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ اسے یہ توفیق حاصل ہوئی کہ مغل سلطنت دوبارہ ہندوستان میں قائم کرے۔

کیسی سچی بات کی گئی ہے کہ ''پیران مادر میان ماؤد خدائی دردست ِ مابوذ''

ہمایوں نے جو مانگا ان صاحبزادگان کے فیض سے اس کو مل گیا۔ ایسا ہی سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیراہن مبارک محمودؒ نے حاصل کیا اور اس کی برکت کے اعتماد پر خدا کے فضل وکرم سے سومنات فتح کیا۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ نے سنا تو کیا خوب فرمایا تھا کہ ''محمود نے بارگاہ رب العزت سے میری قمیص کا کیا معاوضہ طلب کیا ہے! صرف سومنات کی فتح۔ اگر تمام ہندوستان کے کفار کے مسلمان ہو جانے کی آرزو اور التجا کرتا تو سب مسلمان ہو جاتے۔

علی پور سیداں

جب ہمایوں بادشاہ نے وفات پائی اور اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھا تو حضرت صاحبزادہ سید محمد نوروزؒ نے گوشہ نشینی اختیار کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اکبر نے آپ کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن آپ کو حکم الٰہی زیادہ عزیز تھا۔ آپ نے اپنا ارادہ نہ بدلا تو اکبر بادشاہ نے آپ کے

ہمایوں بادشاہ نے حصول برکت وسعادت کے لیے التماس کیا کہ صاحبزادگان والاشان میں سے حضرت کے چھوٹے بھائی حضرت سید حسن شاہ صاحب اور صاحبزادے سید محمد سعید نوروز شاہ صاحب کو بادشاہ کے ہمراہ ہندوستان جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ دربار اقدس کے متوسلین نے بھی ہمایوں بادشاہ کی سفارش کی تو حضرت اقدس نے ان دونوں صاحبزادگان والا تبار کو سفر کی اجازت دے دی۔

دراصل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اقدام فرمان غیبی کے تحت اس مصلحت سے تھا کہ ان بزرگوں کے وسیلے سے ہندوستان میں تبلیغ اسلام ہو۔ اس سرزمین میں اسلام کا نور پھیلے اور نو مسلموں کو شریعت مطہرہ کی صراط مستقیم دکھائی جائے۔ چنانچہ ہمایوں بادشاہ نے صاحبزادگان والا تبار کی ہمراہی میں ہندوستان پر فوج کشی کی۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ اسے یہ توفیق حاصل ہوئی کہ مغل سلطنت دوبارہ ہندوستان میں قائم کرے۔

کیسی سچی بات کی گئی ہے کہ "پیران مادر میان مابُود خدائی دردست مابود"

ہمایوں نے جو مانگا ان صاحبزادگان کے فیض سے اس کو مل گیا۔ ایسا ہی سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیراہن مبارک محمودؒ نے حاصل کیا اور اس کی برکت کے اعتماد پر خدا کے فضل وکرم سے سومنات فتح کیا۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ نے سنا تو کیا خوب فرمایا تھا کہ "محمود نے بارگاہِ رب العزت سے میری قمیص کا کیا معاوضہ طلب کیا ہے! صرف سومنات کی فتح۔ اگر تمام ہندوستان کے کفار کے مسلمان ہو جانے کی آرزو اور التجا کرتا تو سب مسلمان ہو جاتے۔

علی پور سیداں

جب ہمایوں بادشاہ نے وفات پائی اور اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھا تو حضرت صاحبزادہ سید محمد نوروزؒ نے گوشہ نشینی اختیار کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اکبر نے آپ کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن آپ کو حکم الٰہی زیادہ عزیز تھا۔ آپ نے اپنا ارادہ نہ بدلا تو اکبر بادشاہ نے آپ کے

اور متوسلین کے اخراجات کے لیے پسرور (ضلع سیالکوٹ) سے نو میل کے فاصلے پر ایک سرسبز قطعہ اراضی آپ کی خدمت میں نذر کیا۔ حضرت محمد سعید نوروز شاہؒ نے اپنے اور درویشوں کی رہائش کے لیے ایک مختصر عمارت تعمیر کی اور اس طرح ''علی پور'' کی بنیاد پڑی۔

حضرت نے اس بستی کا نام اپنے جد امجد کے نام پر ''علی پور سیداں'' رکھا۔ علی پور سیداں کی تحصیل نارووال اور ضلع سیالکوٹ ہے۔ سیالکوٹ سے جنوب مشرق میں تیس میل۔ نارووال سے نو میل، لاہور سے شمال مشرق میں تقریباً ۶۳ میل ہے۔ وزیر آباد نارووال ریلوے لائن پر علی پور سیداں کا ریلوے اسٹیشن آبادی سے تقریباً ایک میل پر واقع ہے۔

حضرت نوروز شاہؒ کی اولاد

حضرت محمد نوروز شاہؒ کی اولاد مفصلہ ذیل چار دیہات میں آباد ہے۔ علی پور سیداں، خیر اللہ پور سیداں، فتح پور سیداں اور اونچی رسول پور سیداں۔ علی پور سیداں اور فتح پور سیداں کے سادات اپنے آباؤ اجداد کے مذہب اہل سنت پر قائم ہیں۔ مگر خیر اللہ پور سیداں اور رسول پور سیداں کے سادات نے صرف چند پشت اوپر سے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے شیعہ مسلک اختیار کر لیا ہے۔

حضرت سید محمد سعید نوروز شاہؒ کا مزار مبارک اونچی رسول پور سیداں میں واقع ہے۔ حضرت صاحب کے وصال کے سال و ماہ کا صحیح تعین نہیں کیا جا سکا۔ ان چاروں گاؤوں میں سادات کے علاوہ دوسری قوم زمین کی مالک نہیں۔ دیگر قوموں کے افراد جو ان گانوؤں میں آباد ہیں مختلف پیشوں سے متعلق اور تابع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت سید محمد سعید نوروز شاہؒ کی اولاد میں سے سید شجاع الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ولاد موضع ابہال سیداں تحصیل کھاریاں ضلع جہلم میں جا کر آباد ہو گئی ہے۔

حضرت سید محمد سعید نوروز شاہؒ کے چچا حضرت سید حسن شاہؒ کو اکبر بادشاہ نے ضلع گورداسپور میں زمین دی تھی۔ آپ نے اپنی اور درویشوں کی رہائش کے لیے مکانات تعمیر کیے۔ اور اس بستی کا نام بھر پور سیداں رکھا۔ جو بعد میں بگڑ کر بھو پر سیداں مشہور ہوا۔ حضرت سید

اور متوسلین کے اخراجات کے لیے پسرور (ضلع سیالکوٹ) سے نو میل کے فاصلے پر ایک سرسبز قطعہ اراضی آپ کی خدمت میں نذر کیا۔ حضرت محمد سعید نوروز شاہؒ نے اپنے اور درویشوں کی رہائش کے لیے ایک مختصر عمارت تعمیر کی اور اس طرح "علی پور" کی بنیاد پڑی۔

حضرت نے اس بستی کا نام اپنے جد امجد کے نام پر "علی پور سیداں" رکھا۔ علی پور سیداں کی تحصیل نارووال اور ضلع سیالکوٹ ہے۔ سیالکوٹ سے جنوب مشرق میں تیس میل۔ نارووال سے نو میل، لاہور سے شمال مشرق میں تقریباً ۶۳ میل ہے۔ وزیر آباد نارووال ریلوے لائن پر علی پور سیداں کا ریلوے اسٹیشن آبادی سے تقریباً ایک میل پر واقع ہے۔

حضرت نوروز شاہؒ کی اولاد

حضرت محمد نوروز شاہؒ کی اولاد مفصلہ ذیل چار دیہات میں آباد ہے۔ علی پور سیداں، خیر اللہ پور سیداں، فتح پور سیداں اور اونچی رسول پور سیداں۔ علی پور سیداں اور فتح پور سیداں کے سادات اپنے آباؤ اجداد کے مذہب اہلِ سنت پر قائم ہیں۔ مگر خیر اللہ پور سیداں اور رسول پور سیداں کے سادات نے صرف چند پشت اوپر سے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے شیعہ مسلک اختیار کر لیا ہے۔

حضرت سید محمد سعید نوروز شاہؒ کا مزار مبارک اونچی رسول پور سیداں میں واقع ہے۔ حضرت صاحب کے وصال کے سال و ماہ کا صحیح تعین نہیں کیا جا سکا۔ ان چاروں گاؤں میں سادات کے علاوہ دوسری قوم زمین کی مالک نہیں۔ دیگر قوموں کے افراد جو ان گانوؤں میں آباد ہیں مختلف پیشوں سے متعلق اور تابع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت سید محمد سعید نوروز شاہؒ کی اولاد میں سے سید شجاع الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ولاد موضع ابہال سیداں تحصیل کھاریاں ضلع جہلم میں جا کر آباد ہو گئی ہے۔

حضرت سید محمد سعید نوروز شاہؒ کے چچا حضرت سید حسن شاہؒ کو اکبر بادشاہ نے ضلع گورداسپور میں زمین دی تھی۔ آپ نے اپنی اور درویشوں کی رہائش کے لیے مکانات تعمیر کیے۔ اور اس بستی کا نام بھر پور سیداں رکھا۔ جو بعد میں بگڑ کر بھوپر سیداں مشہور ہوا۔ حضرت سید

حسن شاہ کی اولاد اسی گاؤں میں آباد رہی چونکہ یہ شاخ آبائی عقائد اہل سنت پر قائم رہی اس لیے علی پور سیداں اور بھوپر سیداں کے رشتے ناتے ہوتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد بھوپر سیداں ہندوستان میں چلا گیا تو وہاں کے سادات ہجرت کر کے موضع کھاریاں والا (تحصیل وضلع شیخوپورہ) موضع ڈھولہ اور موضع پنجگرائیں (ضلع سیالکوٹ) میں آ کر آباد ہو گئے۔ یہ گاؤں علی پور سیداں سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے فضل و کرم سے نوازے۔

ولادت

یعنی ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے درمیانی دہے میں مبارک و مسعود سال، مہینے اور دن میں حضرت سید کریم شاہ کے نورِ نظر امیر ملت قبلہ عالم حضرت سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پردہ عدم سے عالم وجود میں ظہور فرمایا۔

حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی ولادت مسعود کا صحیح دن اور وقت کسی طرح تحقیق نہ ہو سکا۔ ۱۹۵۱ء میں آپ کی وفات سے چند روز قبل ایک ڈاکٹر نے آپ کی عمر دریافت کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ "ایک سو دس سال سے ایک سو بیس سال تک" اس سے صرف اتنا اندازہ کرنا ممکن ہے کہ آپ کی ولادت ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے درمیان ہوئی ہو گی۔

آپ کے والد ماجد حضرت سید کریم شاہ ایک کامل ولی اللہ تھے آپ کو از روئے کشف نومولود کے عظیم المرتبت ہونے کا حال روشن تھا۔ اس لیے آپ نے حضرت امیر ملت کی ولادت پر غیر معمولی جوش و مسرت کا اظہار فرمایا۔ تہنیت و تبرک کے لیے آنے والے کو مناسب داد و دہش سے نوازا۔ اور بارگاہ رب العزت میں ہدیہ عجز و نیاز پیش کیا۔ عقیقہ کا دن آیا تو قصاب کو حکم ہوا کہ صحیح عمر و صحت کے بکرے لائے جائیں تا کہ سنت کی ادائیگی کما حقہ انجام پائے۔ عقیقہ کے بال بجائے چاندی سے سونے میں تولے گے تا کہ بندگانِ خدا کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچ سکے۔

نام

نام رکھنے کا مرحلہ پیش آیا تو جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہر شخص نے اپنی رائے اور خیال کے

حسن شاہؒ کی اولاد اسی گاؤں میں آباد رہی چونکہ یہ شاخ آبائی عقائد اہل سنت پر قائم رہی اس لیے علی پور سیداں اور بھوپر سیداں کے رشتے ناتے ہوتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد بھوپر سیداں ہندوستان میں چلا گیا تو وہاں کے سادات ہجرت کر کے موضع کھاریاں والا (تحصیل و ضلع شیخوپورہ) موضع ڈھولہ اور موضع پنجگرائیں (ضلع سیالکوٹ) میں آکر آباد ہو گئے۔ یہ گاؤں علی پور سیداں سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے فضل و کرم سے نوازے۔

ولادت

یعنی ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے درمیانی دہے میں مبارک و مسعود سال، مہینے اور دن میں حضرت سید کریم شاہؒ کے نور نظر امیر ملت قبلہ عالم حضرت سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پردہ عدم سے عالم وجود میں ظہور فرمایا۔

حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی ولادت مسعود کا صحیح دن اور وقت کسی طرح تحقیق نہ ہو سکا۔ ۱۹۵۱ء میں آپ کی وفات سے چند روز قبل ایک ڈاکٹر نے آپ کی عمر دریافت کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ "ایک سو دس سال سے ایک سو بیس سال تک" اس سے صرف اتنا اندازہ کرنا ممکن ہے کہ آپ کی ولادت ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے درمیان ہوئی ہوگی۔

آپ کے والد ماجد حضرت سید کریم شاہؒ ایک کامل ولی اللہ تھے آپ کو از روئے کشف نومولود کے عظیم المرتبت ہونے کا حال روشن تھا۔ اس لیے آپ نے حضرت امیر ملت کی ولادت پر غیر معمولی جوش و مسرت کا اظہار فرمایا۔ تہنیت و تبرک کے لیے آنے والے کو مناسب داد و دہش سے نوازا۔ اور بارگاہ رب العزت میں ہدیہ عجز و نیاز پیش کیا۔ عقیقہ کا دن آیا تو قصاب کو حکم ہوا کہ صحیح عمر و صحت کے بکرے لائے جائیں تاکہ سنت کی ادائیگی کما حقہ انجام پائے۔ عقیقہ کے بال بجائے چاندی سے سونے میں تولے گے تاکہ بندگان خدا کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچ سکے۔

نام

نام رکھنے کا مرحلہ پیش آیا تو جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہر شخص نے اپنی رائے اور خیال کے

مطابق نام تجویز کیا۔لیکن آپ کے والد ماجد نے ''جماعت علی'' نام پسند کیا۔ ''خدا کی باتیں خدا ہی جانے'' ایک فرد کا نام جماعت انوکھی سی بات ہے لیکن منشائے ایزدی میں یہ امر مضمر تھا کہ یہ ایک فرد نہیں اس کے ساتھ ایک جماعت ہو گی۔لاکھوں انسانوں کی جماعت۔نام کا یہ انتخاب منجانب اللہ اشارہ تھا،اس عظیم کام کی جانب جو اس فرد واحد کے ہاتھوں اعلائے کلمۃ الحق اور احیائے سنت نبوی ﷺ کے لیے انجام پانے والا تھا۔

سکھوں کی مسلمان کش اور اسلام دشمن حکومت حضرت قبلہ عالمؒ کی ولادت مسعود کے بعد ختم ہو گئی تھی۔مگر انگریز جو اس حکومت کے وارث بنے،اس سے زیادہ خطرناک دشمن ثابت ہوئے جنھوں نے مسلمانوں میں افتراق وتشتت کے لیے نئے نئے حربے ایجاد کئے۔مگر حضور والا شان کی سیرت طیبہ شاہد ہے کہ آپ نے مدت العمر کیسی ہمت اور پامردی اے ان سب کا مقابلہ کیا۔اور اسلام کی حفاظت واشاعت کے لیے انگریزوں،ہندوؤں اور دوسرے فرقِ باطلہ کے مقابلے میں کس کس طرح کامیابیاں حاصل کیں۔

اہل دل اور اہل نظر کی بات کوئی کیا پا سکتا ہے۔اونچی پور سیداں رسول والے مولوی غلام رسول مرحوم نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے قلعہ سوبھا سنگھ جایا کرتے تھے جب آپ علی پور سیداں پہنچے تو جوتا اتار کر ننگے پاؤں ہو جاتے اور فرماتے کہ اس سرزمین میں عنقریب اللہ کا ایک بندہ پیدا ہونے والا ہے۔جو تمام ہندوستان میں دین کی دولت بانٹے گا اور دین کی خدمت کرے گا۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد

آپ کے والد ماجد حضرت کریم شاہؒ نہایت متقی دیندار،سادہ مزاج،حلیم طبع اور دریا دل تھے۔آپ اپنے زمانے کے صاحب عزم وخدمت ولی اللہ تھے۔مخلوق خدا،خدمت میں حاضر ہوتی،اپنی مشکلات پیش کرتی اور فیض یاب ہو کر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرتی۔آپ کی زبان مبارک سے جو فرمان صادر ہوتا پورا ہوتا۔کیوں ایسا نہ ہوتا،آپ پر رب العزت کا خاص فضل تھا۔آپ کی ددھیال اور ننھیال بلند پایہ کامل ولی اللہ حضرات پر مشتمل تھی۔آپ کے نانا حضرت سید حسین شاہؒ

مطابق نام تجویز کیا۔ لیکن آپ کے والد ماجد نے ''جماعت علی'' نام پسند کیا۔ ''خدا کی باتیں خدا ہی جانے'' ایک فرد کا نام جماعت انوکھی سی بات ہے لیکن منشائے ایزدی میں یہ امر مضمر تھا کہ یہ ایک فرد نہیں اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی۔ لاکھوں انسانوں کی جماعت۔ نام کا یہ انتخاب منجانب اللہ اشارہ تھا، اس عظیم کام کی جانب جو اس فرد واحد کے ہاتھوں اعلائے کلمۃ الحق اور احیائے سنت نبوی ﷺ کے لیے انجام پانے والا تھا۔

سکھوں کی مسلمان کش اور اسلام دشمن حکومت حضرت قبلہ عالمؒ کی ولادت مسعود کے بعد ختم ہو گئی تھی۔ مگر انگریز جو اس حکومت کے وارث بنے، اس سے زیادہ خطرناک دشمن ثابت ہوئے جنھوں نے مسلمانوں میں افتراق و تشتت کے لیے نئے نئے حربے ایجاد کیے۔ مگر حضور والا شان کی سیرت طیبہ شاہد ہے کہ آپ نے مدت العمر کیسی ہمت اور پامردی اے ان سب کا مقابلہ کیا۔ اور اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لیے انگریزوں، ہندوؤں اور دوسرے فرق باطلہ کے مقابلے میں کس کس طرح کامیابیاں حاصل کیں۔

اہل دل اور اہل نظر کی بات کوئی کیا پا سکتا ہے۔ اونچی پور سیداں رسول والے مولوی غلام رسول مرحوم نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے قلعہ سوبھا سنگھ جایا کرتے تھے جب آپ علی پور سیداں پہنچے تو جوتا اتار کر ننگے پاؤں ہو جاتے اور فرماتے کہ اس سرزمین میں عنقریب اللہ کا ایک بندہ پیدا ہونے والا ہے۔ جو تمام ہندوستان میں دین کی دولت بانٹے گا اور دین کی خدمت کرے گا۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد

آپ کے والد ماجد حضرت کریم شاہؒ نہایت متقی دیندار، سادہ مزاج، حلیم طبع اور دریا دل تھے۔ آپ اپنے زمانے کے صاحب عزم و خدمت ولی اللہ تھے۔ مخلوق خدا، خدمت میں حاضر ہوتی، اپنی مشکلات پیش کرتی اور فیض یاب ہو کر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرتی۔ آپ کی زبان مبارک سے جو فرمان صادر ہوتا پورا ہوتا۔ کیوں ایسا نہ ہوتا، آپ پر رب العزت کا خاص فضل تھا۔ آپ کی ددھیال اور ننھیال بلند پایہ کامل ولی اللہ حضرات پر مشتمل تھی۔ آپ کے نانا حضرت سید حسین شاہؒ

مکان شریف (ضلع گورداسپور) والے اپنے زمانے کے کاملین میں سے گزرے ہیں۔آپ آٹھ سال کے تھے کہ حضرت سید حیسن شاہؒ آپ کو ساتھ لے کر پیدل سوال شریف (ضلع میر پور) ایک بزرگ سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔یہ زمانہ ان کے ضعیف العمری کا تھا۔بچہ کو اس لیے ساتھ لیا تھا کہ راستے میں خدمت کرتا رہے۔آپ کی خدمت سے حضرت شاہ صاحبؒ اس قدر خوش ہوئے کہ واپسی میں آپ کو بشارت دی کہ "تیری اولاد میں قیامت تک علی اللہ پیدا ہوتے رہیں گے"

پابندی شریعت

حضرت سید کریمؒ کی پابندی شریعت کا یہ حال تھا کہ تمام عمر قلعہ سوبھا سنگھ جا کر نماز جمعہ ادا فرماتے رہے۔حضرت امیر ملت قبلہ عالمؒ فرماتے تھے کہ میں بارہ سال کا تھا،ایک بار اپنے والد صاحب کے ہمراہ تحصیل شکر گڑھ میں گھوڑی پر سوار جا رہا تھا راہ میں بیلنا چل رہا تھا میں نے عرض کیا رس پینے کو جی چاہتا ہے آپ نے خادم کو حکم دیا کہ چار پیسے کا ان سے رس خرید لاؤ۔اس نے جا کر زمینداروں سے کہا پیسے لے لو اور بچے کو رس دے دو ان زمینداروں نے جواب دیا ہم رس فروکت نہیں کرتے یہ کوئی دکان ہے۔جس جگہ حضرت شاہ صاحبؒ قبلہ کھڑے تھے اسی کے قریب انھی میں کی ایک عورت گائے کا دودھ دوہ رہی تھی والد صاحب نے فرمایا یہ ہم کو قیمتاً رس نہیں دیتے تو ان کو دودھ کیوں دیتی ہو یہ سنتے ہی گائے نے ایسی لات ماری کہ وہ عورت ایک طرف اور دودھ کا برتن دوسری طرف جا پڑا۔وہ عورت بھاگ کر اپنے آدمیوں کے پاس گئی اور ان کو سارا واقعہ سنا کر ملامت کی کہ تم نے ان بزرگ کا کہنا کیوں نہ مانا اور رس کیوں نہ دیا۔وہ لوگ دوڑے اور منت سماجت سے معافی چاہی حضور نے معاف فرما دیا مگر رس قبول نہیں کیا۔

شیخ سعدیؒ نے کس قدر سچی بات کہی ہے:

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

آپ نے تقریباً ایک سو پچیس سال کی طویل عمر پائی اس تمام مدت میں نماز قضا ہونے کا تو کیا سوال،آپ نے بیٹھ کر بھی نماز ادا نہیں کی۔آخر عمر میں کسی شخص نے عرض کیا کہ "آپ

مکان شریف (ضلع گورداسپور) والے اپنے زمانے کے کاملین میں سے گزرے ہیں۔آپ آٹھ سال کے تھے کہ حضرت سید حیسن شاہؒ آپ کو ساتھ لے کر پیدل سموال شریف (ضلع میرپور) ایک بزرگ سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔یہ زمانہ ان کے ضعیف العمری کا تھا۔بچہ کو اس لیے ساتھ لیا تھا کہ راستے میں خدمت کرتا رہے۔آپ کی خدمت سے حضرت شاہ صاحبؒ اس قدر خوش ہوئے کہ واپسی میں آپ کو بشارت دی کہ "تیری اولاد میں قیامت تک علی اللہ پیدا ہوتے رہیں گے"

پابندی شریعت

حضرت سید کریمؒ کی پابندی شریعت کا یہ حال تھا کہ تمام عمر قلعہ سوبھا سنگھ جا کر نماز جمعہ ادا فرماتے رہے۔حضرت امیر ملت قبلہ عالمؒ فرماتے تھے کہ میں بارہ سال کا تھا،ایک بار اپنے والد صاحب کے ہمراہ تحصیل شکر گڑھ میں گھوڑی پر سوار جا رہا تھا راہ میں بیلنا چل رہا تھا میں نے عرض کیا رس پینے کو جی چاہتا ہے آپ نے خادم کو حکم دیا کہ چار پیسے کا ان سے رس خرید لاؤ۔اس نے جا کر زمینداروں سے کہا پیسے لے لو اور بچے کو رس دے دو ان زمینداروں نے جواب دیا ہم رس فروکت نہیں کرتے یہ کوئی دکان ہے۔جس جگہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کھڑے تھے اسی کے قریب انھی میں کی ایک عورت گائے کا دودھ دوہ رہی تھی والد صاحب نے فرمایا یہ ہم کو قیمتاً رس نہیں دیتے تو ان کو دودھ کیوں دیتی ہو یہ سنتے ہی گائے نے ایسی لات ماری کہ وہ عورت ایک طرف اور دودھ کا برتن دوسری طرف جا پڑا۔وہ عورت بھاگ کر اپنے آدمیوں کے پاس گئی اور ان کو سارا واقعہ سنا کر ملامت کی کہ تم نے ان بزرگ کا کہنا کیوں نہ مانا اور رس کیوں نہ دیا۔وہ لوگ دوڑے اور منت سماجت سے معافی چاہی حضور نے معاف فرما دیا مگر رس قبول نہیں کیا۔

شیخ سعدیؒ نے کس قدر سچی بات کہی ہے:

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ   کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

آپ نے تقریباً ایک سو پچیس سال کی طویل عمر پائی اس تمام مدت میں نماز قضا ہونے کا تو کیا سوال،آپ نے بیٹھ کر بھی نماز ادا نہیں کی۔آخر عمر میں کسی شخص نے عرض کیا کہ "آپ

بہت کمزور ہو گئے ہیں بیٹھ کر نماز ادا فرمادیجئے جواب دیا نہیں کوئی کمزوری نہیں نماز کھڑے ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور کون سی کشتی لڑنی ہے جو کام ہے وہ میں کر ہی لیتا ہوں''

حضرت امیر ملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ والد صاحب کی آخری عمر تھی آپ نے حکم دیا کہ شبینہ سناؤ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ پہلی رکعت میں پچیس پارے پڑھے اور دوسری رکعت میں چار پارے سنا کر سلام پھرا۔ تو والد صاحب نے فرمایا حافظ جی خیال رکھنا چاہیے ضعیف لوگ بھی پیچھے ہوتے ہیں۔ نماز ختم کرنے کے بعد میں نے ساتھ والے نمازی سے پوچھا کہ کسی نے کھڑے ہو کر بھی پورا قرآن سنا کہ نہیں۔ اس نے جواب دیا کہ صرف آپ کے والد صاحب نے'' اللہ اکبر یہ ہے تقویٰ اور پرہیز گاری کا کمال یہ ہے روحانیت کا کرشمہ کہ ایسی ضعیفی کے عالم میں بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا پسند نہ کیا اور کھڑے ہو کر سارا کلام مجید سنا۔

کشف

حضرت سید کریم شاہ صاحبؒ کا کشف بہت بڑھا ہوا تھا۔ اور آپ کی بے شمار کرامات عام طور پر معروف ہیں۔ ایک دفعہ حضرتؒ نے دیکھا کہ ایک خادمہ گوہر بی بی (سکنہ سادھوکے) حضرت کے دودمان عالی کے ایک بچے کو گود میں لئے ہوئے ہے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا'' گوہر تیرا بھی کوئی بچہ ہے؟ اس نے عرض کیا حضور میری کوئی اولاد نہیں فرمایا رب تعالیٰ تجھے بھی لڑکا دے گا۔ حضور کی بشارت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا عطا کیا۔

ایک دن گوہر کا وہ بچہ گھٹنوں کے بل چل رہا تھا سامنے حضور تشریف فرما تھے گوہر بی بی نے عرض کیا حضور یہ اکیلا ہے۔ ارشاد فرمایا'' یہ اکیلا نہیں ہے اللہ اسے آٹھ بیٹے عطا کرے گا'' وہ بولی حضور میرے مرنے کے بعد ہوئے تو مجھے کیا! فرمایا نہیں تیری زندگی ہی میں ہوں گے اس نے عرض کیا حضور تو میں ان لڑکوں میں سے ایک حضور کی خدمت میں پیش کروں گی۔ ساتھ ہی اس نے مزید جرات کر کے کہا حضور اس کے تو اٹھ بیٹے ہو جائیں گے مگر یہ تو پھر اکیلا ہی رہا۔ فرمایا نہیں اللہ تعالیٰ اسے بھی بھائی دے گا۔ چنانچہ سامنے کی بات ہے سب کو معلوم ہے کہ حضورؒ کے ارشاد کے

بہت کمزور ہو گئے ہیں بیٹھ کر نماز ادا فرما دیجئے جواب دیا نہیں کوئی کمزوری نہیں نماز کھڑے ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور کون سی کشتی لڑنی ہے جو کام ہے وہ میں کر ہی لیتا ہوں''

حضرت امیر ملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ والد صاحب کی آخری عمر تھی آپ نے حکم دیا کہ شبینہ سناؤ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ پہلی رکعت میں پچیس پارے پڑھے اور دوسری رکعت میں چار پارے سنا کر سلام پھرا۔ تو والد صاحب نے فرمایا حافظ جی خیال رکھنا چاہیے ضعیف لوگ بھی پیچھے ہوتے ہیں۔ نماز ختم کرنے کے بعد میں نے ساتھ والے نمازی سے پوچھا کہ کسی نے کھڑے ہو کر بھی پورا قرآن سنا کہ نہیں۔ اس نے جواب دیا کہ صرف آپ کے والد صاحب نے'' اللہ اکبر یہ ہے تقوی اور پرہیزگاری کا کمال یہ ہے روحانیت کا کرشمہ کہ ایسی ضعیفی کے عالم میں بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا پسند نہ کیا اور کھڑے ہو کر سارا کلام مجید سنا۔

کشف

حضرت سید کریم شاہ صاحبؒ کا کشف بہت بڑھا ہوا تھا۔ اور آپ کی بے شمار کرامات عام طور پر معروف ہیں۔ ایک دفعہ حضرتؒ نے دیکھا کہ ایک خادمہ گوہر بی بی (سکنہ سادھوکے) حضرت کے دودمان عالی کے ایک بچے کو گود میں لئے ہوئے ہے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا'' گوہر تیرا بھی کوئی بچہ ہے؟ اس نے عرض کیا حضور! میری کوئی اولاد نہیں فرمایا رب تعالیٰ تجھے بھی لڑکا دے گا۔ حضور کی بشارت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا عطا کیا۔

ایک دن گوہر کا وہ بچہ گھٹنوں کے بل چل رہا تھا سامنے حضور تشریف فرما تھے گوہر بی بی نے عرض کیا حضور یہ اکیلا ہے۔ ارشاد فرمایا'' یہ اکیلا نہیں ہے اللہ اسے آٹھ بیٹے عطا کرے گا'' وہ بولی حضور میرے مرنے کے بعد ہوئے تو مجھے کیا! فرمایا نہیں تیری زندگی ہی میں ہوں گے اس نے عرض کیا حضور تو میں ان لڑکوں میں سے ایک حضور کی خدمت میں پیش کروں گی۔ ساتھ ہی اس نے مزید جرات کر کے کہا حضور اس کے تو آٹھ بیٹے ہو جائیں گے مگر یہ تو پھر اکیلا ہی رہا۔ فرمایا نہیں اللہ تعالیٰ اسے بھی بھائی دے گا۔ چنانچہ سامنے کی بات ہے سب کو معلوم ہے کہ حضورؒ کے ارشاد کے

مطابق ہی ہوا۔ چوہدری حاکم دین گوہر بی بی کے دوسرے لڑکے ہیں۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس کے آٹھ پوتے ہوئے ان میں سے چھ اب بھی بقیدِ حیات ہیں دو کچھ عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں۔ ان پوتوں میں سے ایک لڑکا محمد خان اس نے حسب وعدہ خدمت کے لیے نذر کر دیا تھا۔

والد ماجد کا احترام

حضرت قبلہ عالمؒ اپنے والد ماجد حضرت کریم شاہؒ کا بغایت احترام فرماتے تھے۔ مدت العمر ان کی خواہش کے مطابق تراویح میں قرآن مجید سناتے رہے اور جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ آپ شبینہ بھی سنا کرتے تھے۔ اپنے والد ماجدؒ کا حضرت قبلہ عالمؒ کو کس قدر اور پاس خاطر ملحوظ رہتا تھا۔ اس کا کچھ اندازہ اس ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

جب مولوی سید حشمت علی شاہؒ باہر تعلیم حاصل کر کے نئے نئے گاؤں آئے تو برادری میں جھگڑا ہو گیا۔ اہل سنت والجماعت اور شیعہ مسلک رکھنے والوں میں اتنا اختلاف بڑھا کہ مناظرہ کی ٹھن گئی۔ حضرت قبلہؒ اس زمانے میں میسور تشریف لے گے ہوئے تھے۔ برادری والوں نے آپ کو تار پہ تار دے کر وہاں سے بلایا۔ مناظرہ کے لیے تاریخ مقرر ہو گئی۔ مقررہ تاریخ پر دور دور سے خلقت جمع ہو گئی۔ فساد کا اندیشہ تھا اس لیے پولیس بھی آ گئی۔ اسی اثنا میں برادری کے شیعہ سنی بزرگ جمع ہوئے اور بڑی ردوکد کے بعد فیصلہ ہو گیا کہ مناظرہ نہیں ہونا چاہیے۔ ایک راضی نامہ لکھا گیا جس پر سب نے دستخط کیے۔ حضرت قبلہؒ سے بھی دستخط کرنے کی درخوست کی گئی مگر آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ ”میں ضرور مناظرہ کروں گا تا کہ حقانیت واضح ہو جائے اور سب پر کھل جائے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔

جب حضرت قبلہؒ خوشامد درامد سے راضی نہ ہوئے تو ساری برادری حضرت کے والد صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے امداد کی درخواست کی آپ ازراہ کرم برادری کے

مطابق ہی ہوا۔ چوہدری حاکم دین گوہر بی بی کے دوسرے لڑکے ہیں۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس کے آٹھ پوتے ہوئے ان میں سے چھ اب بھی بقیدِ حیات ہیں دو کچھ عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں۔ ان پوتوں میں سے ایک لڑکا محمد خان اس نے حسب وعدہ خدمت کے لیے نذر کر دیا تھا۔

والد ماجد کا احترام

حضرت قبلہ عالمؒ اپنے والد ماجد حضرت کریم شاہؒ کا بغایت احترام فرماتے تھے۔ مدت العمر ان کی خواہش کے مطابق تراویح میں قرآن مجید سناتے رہے اور جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ آپ شبینہ بھی سنا کرتے تھے۔ اپنے والد ماجدؒ کا حضرت قبلہ عالمؒ کو کس قدر اور پاس خاطر ملحوظ رہتا تھا۔ اس کا کچھ اندازہ اس ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

جب مولوی سید حشمت علی شاہؒ باہر تعلیم حاصل کر کے نئے نئے گاؤں آئے تو برادری میں جھگڑا ہو گیا۔ اہل سنت والجماعت اور شیعہ مسلک رکھنے والوں میں اتنا اختلاف بڑھا کہ مناظرہ کی ٹھن گئی۔ حضرت قبلہؒ اس زمانے میں میسور تشریف لے گے ہوئے تھے۔ برادری والوں نے آپ کو تار پہ تار دے کر وہاں سے بلایا۔ مناظرہ کے لیے تاریخ مقرر ہو گئی۔ مقررہ تاریخ پر دور دور سے خلقت جمع ہو گئی۔ فساد کا اندیشہ تھا اس لیے پولیس بھی آ گئی۔ اسی اثنا میں برادری کے شیعہ سنی بزرگ جمع ہوئے اور بڑی ردوکد کے بعد فیصلہ ہو گیا کہ مناظرہ نہیں ہونا چاہیے۔ ایک راضی نامہ لکھا گیا جس پر سب نے دستخط کیے۔ حضرت قبلہؒ سے بھی دستخط کرنے کی درخوست کی گئی مگر آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ "میں ضرور مناظرہ کروں گا تا کہ حقانیت واضح ہو جائے اور سب پر کھل جائے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔

جب حضرت قبلہؒ خوشامد درامد سے راضی نہ ہوئے تو ساری برادری حضرت کے والد صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے امداد کی درخواست کی آپ ازراہ کرم برادری کے

ساتھ حضرت قبلہؒ کے پاس آئے، حضرت قبلہؒ اپنے والد ماجد کو آتا دیکھ کر فوراً احترام کے لیے کھڑے ہو گے۔ حضور نے صرف اتنا فرمایا "حافظ جی ساریاں کھیڈاں کھیڈیاں، اک نہ کھیڈی ہارن، سارے کم سنوارن" حضرت قبلہؒ نے فوراً راضی نامہ کا کاغذ لیا اور اس پر دستخط فرما دیے۔

چونکہ لاتعداد خلقت دور دور سے آئی ہوئی تھی۔ اس لیے قبلہ عالمؒ نے اپنے دستور کے مطابق ان کے استفادے اور استفاضے کے لے مواعظ حسنہ سے نوازا اور دیر تک حقانیت اسلام اور حقانیت مسلک اہل سنت والجماعت پر تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین کے قلوب نور ایمان سے روشن ہو گے۔

عہد طفولیت

فرمان الٰہی ہے

والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازوجنا و ذریاتنا قرۃ اعین و اجعلنا للمتقین اماماً ۔(سورۃ فرقان پارہ ۱۹) ترجمہ "اور وہ لوگ جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا" حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت پاک کے صحیح مصداق تھے۔

امتیازی صفات

آپ بدوِ طفلی ہی سے شاہباز ولایت تھے کہ اپنے ہم عمروں سے امتیازی صفات کے مالک تھے۔ آپ کا بچپن عام بچوں سے جداگانہ نوعیت رکھتا تھا۔ آپ کی ولدہ صاحبہ پاکی وتقوٰی کا نمونہ تھیں۔ تو آپ ابتدا ہی سے حاجات ضروریہ تک میں ایسے پابند وقت تھے کہ گویا چاہتے تھے کہ والدہ محترمہ کے حفظ اوقات اور طہارت و پاکیزگی میں ذراہ برابر فرق نہ آنے پائے۔

آپ ابتدا سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور **فاذ کرونی اذ کر کم** (ترجمہ) "تم مجھے یاد رکھو تو میں تمہیں یاد رکھوں گا" کے حکم ربانی پر عمل پیرا رہتے۔ مرور ایام کے ساتھ ساتھ دلِ خوش کن باتیں اور حیران کن الہامی گفتگو آپ سے سرزد ہونے لگی۔ یہاں تک کہ عمر مبارک چار

ساتھ حضرت قبلہؒ کے پاس آئے، حضرت قبلہؒ اپنے والد ماجد کو آتا دیکھ کر فوراً احترام کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضور نے صرف اتنا فرمایا "حافظ جی ساریاں کھیڈاں کھیڈ یاں، اک نہ کھیڈی ہارن، سارے کم سنوارن" حضرت وقبلہؒ نے فوراً راضی نامہ کا کاغذ لیا اور اس پر دستخط فرما دیے۔

چونکہ لاتعداد خلقت دور دور سے آئی ہوئی تھی۔ اس لیے قبلہ عالمؒ نے اپنے دستور کے مطابق ان کے استفادے اور استفاضے کے لے مواعظ حسنہ سے نوازا اور دیر تک حقانیت اسلام اور حقانیت مسلک اہل سنت والجماعت پر تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین کے قلوب نور ایمان سے روشن ہو گئے۔

عہد طفولیت

فرمان الٰہی ہے

والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازوجنا و ذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماماً۔ (سورۃ فرقان پارہ ۱۹) ترجمہ "اور وہ لوگ جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہی بیویوں اور اولاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا" حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت پاک کے صحیح مصداق تھے۔

امتیازی صفات

آپ بدو طفلی ہی سے شاہباز ولایت تھے کہ اپنے ہم عمروں سے امتیازی صفات کے مالک تھے۔ آپ کا بچپن عام بچوں سے جداگانہ نوعیت رکھتا تھا۔ آپ کی والدہ صاحبہ پاکی وتقویٰ کا نمونہ تھیں۔ تو آپ ابتدا ہی سے حاجات ضروریہ تک میں ایسے پابند وقت تھے کہ گویا چاہتے تھے کہ والدہ محترمہ کے حفظ اوقات اور طہارت و پاکیزگی میں ذرا برابر فرق نہ آنے پائے۔

آپ ابتدا سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور **فاذکرونی اذکرکم** (ترجمہ) "تم مجھے یاد رکھو تو میں تمہیں یاد رکھوں گا" کے حکم ربانی پر عمل پیرا رہتے۔ مرور ایام کے ساتھ ساتھ دل خوش کن باتیں اور حیران کن الہامی گفتگو آپ سے سرزد ہونے لگی۔ یہاں تک کہ عمر مبارک چار

سال چار ماہ چار دن کی ہوگئی تو آپ کے والد ماجدؒ نے ابتدائی تعلیم کے لیے مسجد میں بھیج دیا۔

آپ کے والد ماجد حضرت حضرت حافظ شہاب الدینؒ کو خاص طور پر اس کام کے لیے قلعہ سوبھا سنگھ سے علی پور شریف لائے تھے۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے حافظ صاحب کا تلمذ اختیار کیا۔ اور سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ حافظ صاحب مرحوم کو خانوادہ حضرت قبلہ عالمؒ کے تمام نونہالوں کی استادی کا شرف حاصل رہا۔

پسندیدہ اطوار

حضرت قبلہ عالمؒ بدو طفلی ہی سے پاکیزہ اخلاق اور پسندیدہ اطوار کے حامل تھے۔ صفائی اور پاکی کا ابتدا سے خصوصی لحاظ تھا۔ خود دار، بردبار، متواضع، صاحب مروت اور مہمان نواز تھے۔ لہو ولعب سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔ بلکہ ہر بے فائدہ قول و فعل سے گریز فرماتے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی لہو ولعب میں وقت ضائع کرنے سے روکتے۔ ہمہ وقت حفظ قرآن میں مشغول اور پڑھائی میں مصروف رہتے۔

آپ کے بچپن کے ساتھی نمبردار قایم علی شاہ صاحب کہتے تھے کہ "حضرت قبلہ عالمؒ کبھی تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے۔ یا تو اپنے چھوٹے دوستوں کو حویلی کے اندر ساتھ لے جا کر ان کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے یا باہر کھانا لے آتے اور ان سب کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ آپ کے ساتھی آپ کا احترام کرتے اور آپ کا حکم ماننے میں فخر محسوس کرتے تھے"

آپ کا لباس نہایت صاف ستھرا ہوتا۔ کبھی جسم کے کسی حصے کو برہنہ نہ ہونے دیتے یہاں تک کہ بحالتِ غسل بھی کبھی برہنہ نہ ہوئے۔ اپنے ساتھیوں کو بھی شرم دلاتے اور برہنگی سے باز رکھتے۔ آپ کے استاد آپ کے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے تھے۔ اور آپ کے ذوق و شوق اور محنت و شغف کے باعث دوسرے شاگردوں کے مقابلے میں آپ پر زیادہ توجہ مبذول کرتے تھے۔

سال چار ماہ چار دن کی ہوگئی تو آپ کے والد ماجدؒ نے ابتدائی تعلیم کے لیے مسجد میں بھیج دیا۔

آپ کے والد ماجد حضرت حضرت حافظ شہاب الدینؒ کو خاص طور پر اس کام کے لیے قلعہ سوبھا سنگھ سے علی پور شریف لائے تھے۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے حافظ صاحب کا تلمذ اختیار کیا۔ اور سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ حافظ صاحب مرحوم کو خانوادہ حضرت قبلہ عالمؒ کے تمام نونہالوں کی استادی کا شرف حاصل رہا۔

پسندیدہ اطوار

حضرت قبلہ عالمؒ بدو طفلی ہی سے پاکیزہ اخلاق اور پسندیدہ اطوار کے حامل تھے۔ صفائی اور پاکی کا ابتدا سے خصوصی لحاظ تھا۔ خود دار، بردبار، متواضع، صاحب مروت اور مہمان نواز تھے۔ لہو ولعب سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔ بلکہ ہر بے فائدہ قول و فعل سے گریز فرماتے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی لہو ولعب میں وقت ضائع کرنے سے روکتے۔ ہمہ وقت حفظ قرآن میں مشغول اور پڑھائی میں مصروف رہتے۔

آپ کے بچپن کے ساتھی نمبردار قایم علی شاہ صاحب کہتے تھے کہ "حضرت قبلہ عالمؒ کبھی تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے۔ یا تو اپنے چھوٹے دوستوں کو حویلی کے اندر ساتھ لے جا کر ان کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے یا باہر کھانا لے آتے اور ان سب کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ آپ کے ساتھی آپ کا احترام کرتے اور آپ کا حکم ماننے میں فخر محسوس کرتے تھے"

آپ کا لباس نہایت صاف ستھرا ہوتا۔ کبھی جسم کے کسی حصے کو برہنہ نہ ہونے دیتے یہاں تک کہ بحالتِ غسل بھی کبھی برہنہ نہ ہوئے۔ اپنے ساتھیوں کو بھی شرم دلاتے اور برہنگی سے باز رکھتے۔ آپ کے استاد آپ کے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے تھے۔ اور آپ کے ذوق و شوق اور محنت و شغف کے باعث دوسرے شاگردوں کے مقابلے میں آپ پر زیادہ توجہ مبذول کرتے تھے۔

آپ کی دادی صاحبہ

آپ کی دادی صاحبہ حضرت سید حسین شاہؒ کی صاحبزادی تھیں۔ایک بار آپ دادی صاحبہ کے ہمراہ سات سال کی عمر میں ان کے گاؤں مکان شریف (ضلع گورداسپور) جا رہے تھے تو آپ نے راستے میں دادی صاحبہ سے کہا "مجھے کچھ کھلاؤ تو آپ کو ایک بات سناؤں" دادی صاحبہ نے زادراہ میں سے کچھ کھانے کو دیا آپ تناول فرما چکے تو کہا کہ "میری پیدائش کے بعد نال کاٹنے کے لیے آپ تیز دھار آلہ تلاش کر رہی تھیں، جو نہیں ملتا تھا۔ میں بتانے لگا کہ کوٹھی کے نیچے پڑا ہے۔مگر کسی نے میرا منہ بند کر دیا اور میں نہ بتا سکا" اسی سفر کے موقع پر واپسی کے وقت آپ نے دادی صاحبہ سے کہا کہ "آج نہیں کل چلیں گے" مگر بچہ کی بات تھی انہوں نے توجہ نہ دی۔ دریا پر پہنچے تو کشتی موجود نہ تھی۔ مجبوراً واپس آنا پڑا آپ نے فرمایا "میں نے پہلے ہی منع کر دیا تھا کہ آج نہیں کل چلیں گے"

حفظ قرآن مجید

غرض اس طرح کے بہت سے عجیب و غریب واقعات ہیں جو بچپن میں رونما ہوئے۔مگر طوالت کے خیال سے ذکر سے گریز کیا گیا۔آپ کے والدین آپ پر بے حد شفیق تھے۔ جب بہت چھوٹی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کر لیا تو گاؤں کی درمیانی مسجد میں سنایا۔کم عمری کے باوجود حفظ میں پختگی اور صحت سے سب نمازی بے حد متاثر ہوئے اور انہوں نے باپ اور استاد کو پورے اخلاص سے مبارک باد پیش کی۔

آپ کے والد ماجدؒ نے اس خوشی میں پلاؤ و زردے کی دیگیں پکوا کر تقسیم کیں۔اور آپ کے استاد حافظ صاحبؒ کی خوب خدمت کی اور ان کو خوش کر کے خود بھی مسرور ہوئے۔علی پور سیداں میں حضرت قبلہ عالمؒ وہ پہلے خوش قسمت بچے تھے جس نے قرآن مجید حفظ کیا۔اتنی چھوٹی عمر میں قرآن پاک حفظ کرنا حضرت قبلہؒ کے علو مراتب کی روشن دلیل ہے۔

آپ کی دادی صاحبہ

آپ کی دادی صاحبہ حضرت سید حسین شاہؒ کی صاحبزادی تھیں۔ایک بار آپ دادی صاحبہ کے ہمراہ سات سال کی عمر میں ان کے گاؤں مکان شریف (ضلع گورداسپور) جارہے تھے تو آپ نے راستے میں دادی صاحبہ سے کہا "مجھے کچھ کھلاؤ تو آپ کو ایک بات سناؤں" دادی صاحبہ نے زادراہ میں سے کچھ کھانے کو دیا آپ تناول فرما چکے تو کہا کہ "میری پیدائش کے بعد نال کاٹنے کے لیے آپ تیز دھار آلہ تلاش کررہی تھیں، جو نہیں ملتا تھا۔میں بتانے لگا کہ کوٹھی کے نیچے پڑا ہے۔مگر کسی نے میرا منہ بند کردیا اور میں نہ بتا سکا" اسی سفر کے موقع پر واپسی کے وقت آپ نے دادی صاحبہ سے کہا کہ "آج نہیں کل چلیں گے" مگر بچہ کی بات تھی انہوں نے توجہ نہ دی۔دریا پر پہنچے تو کشتی موجود نہ تھی۔مجبوراً واپس آنا پڑا آپ نے فرمایا "میں نے پہلے ہی منع کردیا تھا کہ آج نہیں کل چلیں گے"

حفظ قرآن مجید

غرض اس طرح کے بہت سے عجیب و غریب واقعات ہیں جو بچپن میں رونما ہوئے۔مگر طوالت کے خیال سے ذکر سے گریز کیا گیا۔آپ کے والدین آپ پر بے حد شفیق تھے۔جب بہت چھوٹی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کرلیا تو گاؤں کی درمیانی مسجد میں سنایا۔کم عمری کے باوجود حفظ میں پختگی اور صحت سے سب نمازی بے حد متاثر ہوئے اور انہوں نے باپ اور استاد کو پورے اخلاص سے مبارک باد پیش کی۔

آپ کے والد ماجدؒ نے اس خوشی میں پلاؤ و زردے کی دیگیں پکوا کر تقسیم کیں۔اور آپ کے استاد حافظ صاحبؒ کی خوب خدمت کی اور ان کو خوش کرکے خود بھی مسرور ہوئے۔علی پور سیداں میں حضرت قبلہ عالمؒ وہ پہلے خوش قسمت بچے تھے جس نے قرآن مجید حفظ کیا۔اتنی چھوٹی عمر میں قرآن پاک حفظ کرنا حضرت قبلہؒ کے علو مراتب کی روشن دلیل ہے۔

اتباع شریعت

آپ کو بچپن ہی سے اتباع شریعت کا اہتمام تھا، جس وقت بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی، اسی عمر سے آپ پابند صلوٰۃ تھے۔ اور کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہونے پائی۔ اسی طرح دیگر اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ آپ میں بچپن سے پائے جاتے تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی بچپن سے التزام تھا۔ چنانچہ آپ کی رفاقت میں رہنے والے دوسرے نوعمر بھی احکام شریعت کے پابند ہو گئے تھے۔ آپ کا فیضِ عام آپ کے بچپن ہی سے ہر ایک کی رہنمائی کا ضامن تھا۔

تحصیل علم

علم ورثہ نبوت ہے اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے **طلب العلم فریضة علی کل مسلمٍ و مسلمةٍ** (ترجمہ) علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ کے مطابق ہر شخص پر لازم۔ علم بغیر عرفان، الٰہی بھی ناممکن ہے۔

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اور علم ہی کے ذریعے اتباع شریعت و سنت میسر ہو سکتا ہے۔ علم ایمان کا زیور ہے اور اعمال حسنہ کی صحت کے لیے شرط۔ عباد الرحمان سدا علوم ظاہری و باطنی کے زیور سے مزین رہے ہیں۔ اور صالحین نے حصول علم کے لیے سخت مشقتیں برداشت کی ہیں۔

تحصیل علم میں دشواریاں

انیسوی صدی کے وسط میں ذرائع نقل و حمل بے حد دشوار بلکہ ناپید تھے۔ لیکن حکمِ نبوی ﷺ کی پیروی اور سنت سلف کے اتباع میں حضرت قبلہ عالمؒ نے تحصیل علم کے لیے ہر قسم کی مشکلات کو آسان سمجھا اور دور دور کے سفر کیے۔ انیسوی صدی کے وسط میں عام طور پر نہ سڑکیں تھیں نہ سوریاں نہ ریلیں۔ گھوڑوں پر، بیلوں کے تانگوں پر اور پیدل سفر کیے جاتے تھے۔ حضرت قبلہ عالمؒ کے لاہور تک کے پیدل سفر کے واقعات معلوم ہیں۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ حضور کے والد ماجد صرف زمیندار تھے اس لیے حضرت وقبلہ عالمؒ کو تحصیل علم کے لیے سفر کرنے میں کیسی کچھ دشوریوں کا

اتباع شریعت

آپ کو بچپن ہی سے اتباع شریعت کا اہتمام تھا، جس وقت بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی، اسی عمر سے آپ پابند صلوٰۃ تھے۔ اور کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہونے پائی۔ اسی طرح دیگر اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ آپ میں بچپن سے پائے جاتے تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی بچپن سے التزام تھا۔ چنانچہ آپ کی رفاقت میں رہنے والے دوسرے نوعمر بھی احکام شریعت کے پابند ہو گئے تھے۔ آپ کا فیض عام آپ کے بچپن ہی سے ہر ایک کی رہنمائی کا ضامن تھا۔

تحصیل علم

علم ورثہ نبوت ہے اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے **طلب العلم فریضۃ علی کل مسلمٍ وّ مسلمۃ** (ترجمہ) علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ کے مطابق ہر شخص پر لازم۔ علم بغیر عرفان، الٰہی بھی ناممکن ہے۔

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اور علم ہی کے ذریعے اتباع شریعت وسنت میسر ہو سکتا ہے۔ علم ایمان کا زیور ہے اور اعمال حسنہ کی صحت کے لیے شرط۔ عباد الرحمان سدا علوم ظاہری و باطنی کے زیور سے مزین رہے ہیں۔ اور صالحین نے حصول علم کے لیے سخت مشقتیں برداشت کی ہیں۔

تحصیل علم میں دشواریاں

انیسوی صدی کے وسط میں ذرائع نقل وحمل بے حد دشوار بلکہ ناپید تھے۔ لیکن حکمِ نبوی ﷺ کی پیروی اور سنت سلف کے اتباع میں حضرت قبلہ عالمؒ نے تحصیل علم کے لیے ہر قسم کی مشکلات کو آسان سمجھا اور دور دور کے سفر کئے۔ انیسوی صدی کے وسط میں عام طور پر نہ سڑکیں تھیں نہ سواریاں نہ ریلیں۔ گھوڑوں پر، بیلوں کے تانگوں پر اور پیدل سفر کئے جاتے تھے۔ حضرت قبلہ عالمؒ کے لاہور تک کے پیدل سفر کے واقعات معلوم ہیں۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ حضور کے والد ماجد صرف زمیندار تھے اس لیے حضرت وقبلہ عالمؒ کو تحصیل علم کے لیے سفر کرنے میں کیسی کچھ دشوریوں کا

مقابلہ نہ کرنا پڑتا ہوگا۔علی پور سیداں سے لاہور تک کا سفر ہی سو،سوا سو سال پہلے آسان نہ تھا اور حضور صبح پیدل چلتے تھے اور شام تک لاہور پہنچ جاتے تھے آپ کے اساتذہ کرام کے صرف نام جان لینے سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے سہارنپور، کانپور، لکھنو اور گنج مراد آباد جیسے دور دراز مقامات پر جا کر تحصیل علم فرمائی تھی اور مشکلات سفر و حضر کو سہل جانا تھا۔اور یہ تمام سفر پیدل یا گھوڑے پر کیے۔

اس صدی کے اوائل تک ہمارے دینی مدارس عموماً مساجد میں ہوتے تھے۔ان کے لیے علیحدہ عمارتیں نہ تھیں۔الا ماشاء اللہ۔پھر طالب علم کے قیام وطعام کے لیے کوئی مستقل انتظام بھی نہ ہوتا تھا۔اور ان کو ہر طرح کی صعوبتوں کا سامنا کرنا ہوتا تھا۔

جیسا کہ بیان ہوا کہ حضرت صاحب قبلہؒ کا گھر متوسط الحال زمیندار کا گھر تھا۔ایسے خانوادے کے نوجوان کو تحصیل علم کے لیے دور دراز کے سفر اور مدتوں گھر سے دوری کر کیسی کیسی تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑا ہوگا۔قیاس کیا جاسکتا ہے مگر علوم ظاہر و باطن کی تکمیل کے لیے حضرت قبلہؒ نے یہ سب مشقتیں برداشت فرمائیں۔اور سلف صالحین کا اتباع کر کے اس آخری زمانے میں ایک اعلیٰ مثال قائم کی۔

می تافت ستارہ بلندی

حضرت قبلہؒ کے اساتذہ گرامی شان کے پورے نام بھی کسی کو معلوم نہیں۔مگر تحقیق ہے کہ آپ کے اساتذہ آپ کے ساتھ کامل شفقت اور خصوصیت کا برتاؤ کرتے تھے۔ان کو نظر آتا تھا کہ

بالائے سرش زہوش مندی   می تافت ستارہ بلندی

اس لیے وہ آپ کو تمام علوم ظاہر و باطن سے مشرف و ممتاز بنانے میں خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔تا آنکہ آپ علوم فقہی معقولات و منقولات کے جامع اور فاضل اجل بن گئے۔اور علم وفضل میں یگانہ روزگار اور علامہ ذی وقار ہونے کا شہرہ دور دور تک عام ہوگیا۔

یہاں یہ نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ اہل بصیرت اور فکر و نظر کو اسی وقت نظر آتا تھا کہ حضرت قبلہؒ مستقبل میں اس دور کے مجتہد و مجدد بنیں گے۔اور دین متین کی وہ خدمات انجام دیں گے جو آپ ہی کی شان کے شایان ہے۔جب آپ فارغ التحصیل ہو گئے تو حضرت پیر امام علی شاہؒ کی خدمت

مقابلہ نہ کرنا پڑتا ہوگا۔ علی پور سیداں سے لاہور تک کا سفر ہی سو، سوا سو سال پہلے آسان نہ تھا اور حضور صبح پیدل چلتے تھے اور شام تک لاہور پہنچ جاتے تھے آپ کے اساتذہ کرام کے صرف نام جان لینے سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے سہارنپور، کانپور، لکھنو اور گنج مراد آباد جیسے دور دراز مقامات پر جا کر تحصیل علم فرمائی تھی اور مشکلات سفر و حضر کو سہل جانا تھا۔ اور یہ تمام سفر پیدل یا گھوڑے پر کیے۔

اس صدی کے اوائل تک ہمارے دینی مدارس عموماً مساجد میں ہوتے تھے۔ ان کے لیے علیحدہ عمارتیں نہ تھیں۔ الا ماشاء اللہ۔ پھر طالب علم کے قیام وطعام کے لیے کوئی مستقل انتظام بھی نہ ہوتا تھا۔ اور ان کو ہر طرح کی صعوبتوں کا سامنا کرنا ہوتا تھا۔

جیسا کہ بیان ہوا کہ حضرت صاحب قبلہؒ کا گھر متوسط الحال زمیندار کا گھر تھا۔ ایسے خانوادے کے نوجوان کو تحصیل علم کے لیے دور دراز کے سفر اور مدتوں گھر سے دوری کر کیسی کیسی تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑا ہوگا۔ قیاس کیا جاسکتا ہے مگر علوم ظاہر و باطن کی تکمیل کے لیے حضرت قبلہؒ نے یہ سب مشقتیں برداشت فرمائیں۔ اور سلف صالحین کا اتباع کر کے اس آخری زمانے میں ایک اعلیٰ مثال قائم کی۔

می تافت ستارہ بلندی

حضرت قبلہؒ کے اساتذہ گرامی شان کے پورے نام بھی کسی کو معلوم نہیں۔ مگر تحقیق ہے کہ آپ کے اساتذہ آپ کے ساتھ کامل شفقت اور خصوصیت کا برتاؤ کرتے تھے۔ ان کو نظر آتا تھا کہ

بالائے سرش زہوش مندی   می تافت ستارہ بلندی

اس لیے وہ آپ کو تمام علوم ظاہر و باطن سے مشرف و ممتاز بنانے میں خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ تا آنکہ آپ علوم فقہی معقولات و منقولات کے جامع اور فاضل اجل بن گئے۔ اور علم و فضل میں یگانہ روزگار اور علامہ ذی وقار ہونے کا شہرہ دور دور تک عام ہو گیا۔

یہاں یہ نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ اہل بصیرت اور فکر و نظر کو اسی وقت نظر آتا تھا کہ حضرت قبلہؒ مستقبل میں اس دور کے مجتہد و مجدد بنیں گے۔ اور دین متین کی وہ خدمات انجام دیں گے جو آپ ہی کی شان کے شایان ہے۔ جب آپ فارغ التحصیل ہو گئے تو حضرت پیر امام علی شاہؒ کی خدمت

میں حاضر ہوئے۔ پیر صاحب نے فرمایا ''صاجزادے: میری طرف دیکھو چند بار آپ کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی اور پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا ''ان صاجزادے کی پیشانی میں ایسا نور ہے جو سارے ہندوستان میں روشنی پھیلائے گا۔

عقد مبارک

نکاح سنت نبی ﷺ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ **واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی**۔ (مسلم شریف مع النووی صفحہ ۴۴۹) ترجمہ ''میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں تو جو کوئی میری سنت سے ہٹے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

چنانچہ فرمان مصطفوی ﷺ کی تعمیل میں حضرت قبلہؒ نے اپنے ماموں حضرت سید توکل شاہ صاحبؒ کی دختر نیک آختر سیدہ امیر بیگم سے شادی کی۔ یہ نیک بخت خاتون جملہ اعمال و افعال میں شریعت کی کامل پابند تھیں۔ تہجد گزار، مہمان نواز، حلیم الطبع اور نہایت تواضع پارسا بی بی تھیں، خود چکی پیستیں اور دیگر امورِ خانہ داری انجام دیتی تھیں۔ مہمانوں کی خاطر تواضع میں خاص مسرت محسوس کرتیں۔ اور کاروبار کے دوران بھی ذکر اور اوراد میں مشغول رہتی تھیں۔

آپ کی شادی احکام شریعت کے مطابق نہایت سادگی سے انجام پائی تھی۔ نہ گانا نہ بجانا، نہ شور نہ غوغا۔ واہیات رسموں اور بدعتوں سے یکسر مبرا۔ بس حکم شرعی کے مطابق خطبہ مسنونہ پڑھا گیا۔ ایجاب و قبول ہوا۔ اور وقت مقررہ پر خویش و اقارب اور غربا و مساکین کو دعوت میں شریک کیا گیا۔

حضرت قبلہؒ کی چار اولادیں ہوئیں۔ تین صاجزادگان اور ایک صاجزادی۔ چاروں زمانہ وصال مبارک تک بقید حیات رہے۔

بیعت

بیعت کیا ہے

بیعت ایک عہد اور اقرار کا نام ہے۔ بیعت کرنا اور بیعت لینا حکم خدا اور سنت رسول

میں حاضر ہوئے۔ پیر صاحب نے فرمایا "صاحبزادے: میری طرف دیکھو چند بار آپ کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی اور پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا "ان صاحبزادے کی پیشانی میں ایسا نور ہے جو سارے ہندوستان میں روشنی پھیلائے گا۔

عقد مبارک

نکاح سنت نبی ﷺ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ **و اتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی** ۔ (مسلم شریف مع النووی صفحہ ۴۴۹) ترجمہ "میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں تو جو کوئی میری سنت سے ہٹے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

چنانچہ فرمان مصطفوی ﷺ کی تعمیل میں حضرت قبلہ ؒ نے اپنے ماموں حضرت سید توکل شاہ صاحب ؒ کی دختر نیک آختر سیدہ امیر بیگم سے شادی کی۔ یہ نیک بخت خاتون جملہ اعمال و افعال میں شریعت کی کامل پابند تھیں۔ تہجد گزار، مہمان نواز، حلیم الطبع اور نہایت تواضع پارسا بی بی تھیں، خود چکی پیستیں اور دیگر امورِ خانہ داری انجام دیتی تھیں۔ مہمانوں کی خاطر تواضع میں خاص مسرت محسوس کرتیں۔ اور کاروبار کے دوران بھی ذکر و اوراد میں مشغول رہتی تھیں۔

آپ کی شادی احکام شریعت کے مطابق نہایت سادگی سے انجام پائی تھی۔ نہ گانا نہ بجانا، نہ شور نہ غوغا۔ واہیات رسموں اور بدعتوں سے یکسر مبرا۔ بس حکم شرعی کے مطابق خطبہ مسنونہ پڑھا گیا۔ ایجاب وقبول ہوا۔ اور وقت مقررہ پر خویش و اقارب اور غربا و مساکین کو دعوت میں شریک کیا گیا۔

حضرت قبلہ ؒ کی چار اولادیں ہوئیں۔ تین صاحبزادگان اور ایک صاحبزادی۔ چاروں زمانہ وصال مبارک تک بہ قید حیات رہے۔

بیعت

بیعت کیا ہے

بیعت ایک عہد اور اقرار کا نام ہے۔ بیعت کرنا اور بیعت لینا حکم خدا اور سنت رسول

ﷺ کے عین مطابق ہے۔اعمال صالحہ، اتباع شریعت اور پیروی سنت کی پابندی کے لیے اور منہیات وممنوعات سے بچنے کے لیے عہد اور بیعت ہو تو یقیناً ثواب ہے۔

قرآن مجید میں مومنین اور مومنات کے اس طرح کے عہد واقرار کو بیعت کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ خود رب تعالیٰ جن اشخاص کو مومن کے لفظ سے یاد فرماتے ہیں۔ان کی بیعت کا بھی ذکر کرتے ہیں جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ تجدید عہد اور توثیق عہد کے لیے بھی بیعت ہوتی اور ہو سکتی ہے۔

احادیث کثیرہ اس بارے میں موجود ہیں کہ حضرت محمد ﷺ صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیعت لیا کرتے تھے۔جس کی نوعیت مختلف بھی ہوتی تھی، مگر ماحصل سب کا یہی ہوتا ہے کہ وہ اوامر کا اتباع اور نواہی سے احتراز کریں گے۔ بخاری، ابوداود، نسائی ،بیہقی ، ترمذی، طبرانی اور دیگر مستند کتب حدیث میں ایسی بہت سی احادیث موجود میں جو صحیح ہیں جن سے بیعت کا ثبوت ملتا ہے۔غرض بیعت ایک طرف نصِ صریح سے ثابت ہے تو دوسری جانب سنتِ رسول ﷺ سے۔اسی لیے امتِ مسلمہ میں رسم بیعت ہمیشہ سے عام اور شائع ہے۔اور پسندیدہ و مستحسن سمجھی جاتی ہے۔

ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو زندگی کے معمولی کاروبار میں تو عہد ،اقرار، رجسٹری، حلف اور ہر قسم کی تاکید و توثیق روا رکھتے ہیں اور امور دینی اور معاملات روحانی میں عہد و بیعت کو بے ضرورت گردانتے ہیں۔درآنحالیکہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ سے بیعت کا وجود ہی نہیں لزوم استحسان ثابت ہے البتہ یہ بھی لازم ہے کہ بیعت کے لیے صحیح شخص کا انتخاب کیا جائے۔شیخ میں جن صفات کا پایا جانا ضروری ہے وہ کتب تصوف میں منقول ہیں۔اسی طرح بیعت کنندہ پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ بھی تفصیل سے کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ان پر پوری طرح کاربند ہونے والوں کو یقیناً منجانب اللہ اجر عظیم حاصل ہوگا۔اور وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب وکامران ہوں گے۔

ﷺ کے عین مطابق ہے۔ اعمال صالحہ، اتباع شریعت اور پیروی سنت کی پابندی کے لیے اور منہیات وممنوعات سے بچنے کے لیے عہد اور بیعت ہو تو یقیناً ثواب ہے۔

قرآن مجید میں مومنین اور مومنات کے اس طرح کے عہد واقرار کو بیعت کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ خود رب تعالیٰ جن اشخاص کو مومن کے لفظ سے یاد فرماتے ہیں۔ ان کی بیعت کا بھی ذکر کرتے ہیں جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ تجدید عہد اور توثیق عہد کے لیے بھی بیعت ہوتی اور ہو سکتی ہے۔

احادیث کثیرہ اس بارے میں موجود ہیں کہ حضرت محمد ﷺ صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیعت لیا کرتے تھے۔ جس کی نوعیت مختلف بھی ہوتی تھی، مگر ماحصل سب کا یہی ہوتا ہے کہ وہ اوامر کا اتباع اور نواہی سے احتراز کریں گے۔ بخاری، ابوداود، نسائی ،بیہقی ،ترمذی، طبرانی اور دیگر مستند کتب حدیث میں ایسی بہت سی احادیث موجود میں جو صحیح ہیں جن سے بیعت کا ثبوت ملتا ہے، غرض بیعت ایک طرف نصِ صریح سے ثابت ہے تو دوسری جانب سنتِ رسول ﷺ سے۔ اسی لیے امتِ مسلمہ میں رسم بیعت ہمیشہ سے عام اور شائع ہے۔ اور پسندیدہ ومستحسن سمجھی جاتی ہے۔

ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو زندگی کے معمولی کاروبار میں تو عہد ،اقرار، رجسٹری، حلف اور ہر قسم کی تاکید وتوثیق روا رکھتے ہیں اور امور دینی اور معاملات روحانی میں عہد و بیعت کو بے ضرورت گردانتے ہیں۔ درآنحالیکہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ سے بیعت کا وجود ہی نہیں لزوم استحسان ثابت ہے البتہ یہ بھی لازم ہے کہ بیعت کے لیے صحیح شخص کا انتخاب کیا جائے۔ شیخ میں جن صفات کا پایا جانا ضروری ہے وہ کتب تصوف میں منقول ہیں۔ اسی طرح بیعت کنندہ پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ بھی تفصیل سے کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان پر پوری طرح کاربند ہونے والوں کو یقیناً مجانب اللہ اجر عظیم حاصل ہوگا۔ اور وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب وکامران ہوں گے۔

حلیہ مبارک

حضرت قبلہ عالمؒ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ موزوں۔ مناسب اور مائل بہ بلندی۔ جوانی میں اعضاء سڈول تھے مگر ضعیفی میں لاغر و نحیف ہو گے تھے۔ جوانی میں سرخ و سفید تھے۔ پیری میں بھی چہرے کی صباحت و نظارت قائم تھی۔ سر بڑا، پیشانی کشادہ و بلند اور اس پر نہایت خفیف سجدے کے نشان، گردن بلند اور ناک اونچی تھی۔ آنکھیں متوسط اور روشن اور پتلی سیاہی مائل۔ لب پتلے اور دہن متوسط، خوبصورت۔ تبسم میں صرف اگے کے دانت نظر آتے تھے۔ کبھی آواز سے نہیں ہنسے۔ خوش طبعی کے موقع پر بھی تبسم فرماتے تھے۔ کندھے اٹھے ہوئے اور سینہ کشادہ تھا۔ دانت سفید تھے۔ نوے سال کی عمر تک اتنے مضبوط رہے کہ خود گنا چھیل کر چوستے تھے۔ ہاتھوں کی انگلیاں پتلی، نرم اور دراز تھیں۔ ٹانگیں مضبوط اور توانا۔ میلوں چلتے اور نہ تھکتے۔ عالم ضعیفی میں البتہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔

سر کے بال استرے سے منڈواتے تھے۔ اس لیے کبھی بڑھے ہوئے نظر نہ آئے۔ بائیں ہاتھ کی بنصر میں چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ جس پر ایک نگینہ ہوتا تھا۔ جسم مبارک اور اعضاء اس قدر قوی اور توانا تھے کہ دبنے والے پسینہ پسینہ ہو جاتے۔ بلکہ ایسے میں بھی باتیں کرنا اور مسئلے سنانا جاری رہتا۔ اور آواز میں رلزش تک نہ آتی۔ آوز دھیمی تھی۔ مگر بڑے سے بڑے مجمع میں سنی جاتی تھی۔ گفتگو اور تقریر آیات قرآنی، احادیث، اشعار، امثال، شوائد سے مزین ہوتی۔ اور ایسی پر تاثیر کہ دلوں میں اترتی چلی جاتی تھی۔ چلتے تھے تو درمیانہ رفتار سے چلتے تھے۔ مگر تیز رفتار والے بھی آپ سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ ریش مبارک سنت نبوی ﷺ کے مطابق تھی۔ کبر سن میں مہندی استعمال کرتے تھے۔ اس لیے داڑھی خوب سرخ نظر آتی تھی۔ سن کہولت سے آخر تک ہلکا اور خوب صورت عصا راہ چلنے میں ہاتھ میں رکھتے تھے۔

لباس

حلیہ مبارک

حضرت قبلہ عالم کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ موزوں۔ مناسب اور مائل بہ بلندی۔ جوانی میں اعضاء سڈول تھے مگر ضعیفی میں لاغر و نحیف ہو گئے تھے۔ جوانی میں سرخ و سفید تھے۔ پیری میں بھی چہرے کی صباحت و نظارت قائم تھی۔ سر بڑا، پیشانی کشادہ و بلند اور اس پر نہایت خفیف سجدے کے نشان، گردن بلند اور ناک اونچی تھی۔ آنکھیں متوسط اور روشن اور پتلی سیاہی مائل۔ لب پتلے اور دہن متوسط، خوبصورت۔ تبسم میں صرف اگے کے دانت نظر آتے تھے۔ کبھی آواز سے نہیں ہنسے۔ خوش طبعی کے موقع پر بھی تبسم فرماتے تھے۔ کندھے اٹھے ہوئے اور سینہ کشادہ تھا۔ دانت سفید تھے۔ نوے سال کی عمر تک اتنے مضبوط رہے کہ خود گنا چھیل کر چوستے تھے۔ ہاتھوں کی انگلیاں پتلی، نرم اور دراز تھیں۔ ٹانگیں مضبوط اور توانا۔ میلوں چلتے اور نہ تھکتے۔ عالم ضعیفی میں البتہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔

سر کے بال استرے سے منڈواتے تھے۔ اس لیے کبھی بڑھے ہوئے نظر نہ آئے۔ بائیں ہاتھ کی بنصر میں چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ جس پر ایک نگینہ ہوتا تھا۔ جسم مبارک اور اعضاء اس قدر قوی اور توانا تھے کہ دبنے والے پسینہ پسینہ ہو جاتے۔ بلکہ ایسے میں بھی باتیں کرنا اور مسئلے سنانا جاری رہتا۔ اور آواز میں رلزش تک نہ آتی۔ آواز دھیمی تھی۔ مگر بڑے سے بڑے مجمع میں سنی جاتی تھی۔ گفتگو اور تقریر آیات قرآنی، احادیث، اشعار، امثال، شوائد سے مزین ہوتی۔ اور ایسی پرتاثیر کہ دلوں میں اترتی چلی جاتی تھی۔ چلتے تھے تو درمیانہ رفتار سے چلتے تھے۔ مگر تیز رفتار والے بھی آپ سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ ریش مبارک سنت نبوی ﷺ کے مطابق تھی۔ کبر سن میں مہندی استعمال کرتے تھے۔ اس لیے داڑھی خوب سرخ نظر آتی تھی۔ سن کہولت سے آخر تک ہلکا اور خوب صورت عصا راہ چلنے میں ہاتھ میں رکھتے تھے۔

لباس

آپ ہمیشہ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔کرتا چکن کا اور شلوار قیمتی لٹھے کی ہوتی تھی۔سفید تنزیب کا کرتا بھی کبھی کبھی زیب تن فرمایا ہے۔عمامہ دس گز باریک ململ کا ہوتا تھا۔پوٹھوہار کا زری کا قیمتی جوتا پاؤں میں ہوتا تھا۔گرمیوں میں جرابیں نہیں پہنتے تھے۔معتدل موسم میں عدن سے آئی ہوئی بردیمانی اوڑھتے تھے۔کبھی مدینہ منورہ سے لایا ہوا کھدر کا لباس بھی جاڑوں میں زیب تن فرماتے تھے۔

سرد موسم میں واسکٹ اور وایکونا کی سیاہ شیروانی پہنتے تھے۔آخر عمر میں بانات کی شیروانی بھی پہنی ہے۔زیادہ سردی میں شیروانی کے اوپر سمور کی واسکٹ اور پوستین پہن لیتے تھے۔جاڑوں میں کابل یا کشمیر کا دھسہ بھی اوڑھتے تھے۔ادھیڑ عمر میں سفید پشمینہ کا لباس بھی جاڑوں میں پہنا ہے۔سرما میں سبز رنگ کے پشمینہ کی پگڑی باندھتے تھے جس کے دونوں کناروں پر کشمیری کام ہوتا تھا۔آخر عمر میں چھوٹ گیا تھا اور جاڑوں میں بھی ململ کی پگڑی ہی باندھتے تھے۔سردی میں سفر و حضر میں چمڑے والے موزے (منعلین) استعمال فرماتے تھے۔کبھی زیادہ سردی میں کمبل بھی اوڑھ لیتے تھے۔آپ کا بستر گداز اور نرم ہمیشہ زمین پر ہوتا تھا۔البتہ گرمیوں میں اول شب میں کوٹھے پر پلنگ کے اوپر استراحت فرماتے تھے۔

غذا

حضرت قبلہؒ نہایت سادہ غذا تناول فرماتے تھے۔بارہ مہینے حضور کی غذا مرغی کا شوربا۔پھلکا اور خشکہ ہوتی تھی۔شہد بہت مرغوب تھا اور اسی طرح لسی بھی۔دونوں وقت کھانے کے ہمراہ استعمال فرماتے تھے۔دن کے کھانے کے ساتھ دہی بھی ضرور تناول فرماتے۔نہار منہ دودھ نوش جان فرماتے، گرمیوں میں بکری کا اور جاڑوں میں عموماً بھینس کا، گرم گرم نوش فرماتے تھے۔

جاڑوں میں سرسوں کا ساگ بہت مرغوب تھا۔کھانے کے وقت مکھن کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ساگ کو سکھا کر رکھ لیتے جو دوسرے موسموں میں پکاتے کھاتے تھے۔رس کی کھیر (رساول) بھی پسند تھی۔دہی کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔گنا پسند فرماتے تھے اور خود منہ

آپ ہمیشہ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔کرتا چکن کا اور شلوار قیمتی لٹھے کی ہوتی تھی۔سفید تنزیب کا کرتا بھی کبھی کبھی زیب تن فرمایا ہے۔عمامہ دس گز باریک ململ کا ہوتا تھا۔پوٹھوہار کا زری کا قیمتی جوتا پاؤں میں ہوتا تھا۔گرمیوں میں جرابیں نہیں پہنتے تھے۔معتدل موسم میں عدن سے آئی ہوئی بردیمانی اوڑھتے تھے۔کبھی مدینہ منورہ سے لایا ہوا کھدر کا لباس بھی جاڑوں میں زیب تن فرماتے تھے۔

سرد موسم میں واسکٹ اور وا یکونا کی سیاہ شیروانی پہنتے تھے۔آخر عمر میں بانات کی شیروانی بھی پہنی ہے۔زیادہ سردی میں شیروانی کے اوپر سمور کی واسکٹ اور پوستین پہن لیتے تھے۔جاڑوں میں کابل یا کشمیر کا دھسہ بھی اوڑھتے تھے۔ادھیڑ عمر میں سفید پشمینہ کا لباس بھی جاڑوں میں پہنا ہے۔سرما میں سبز رنگ کے پشمینہ کی پگڑی باندھتے تھے جس کے دونوں کناروں پر کشمیری کام ہوتا تھا۔آخر عمر میں چھوٹ گیا تھا اور جاڑوں میں بھی ململ کی پگڑی ہی باندھتے تھے۔سردی میں سفر و حضر میں چمڑے والے موزے (منعلین) استعمال فرماتے تھے۔کبھی زیادہ سردی میں کمبل بھی اوڑھ لیتے تھے۔آپ کا بستر گداز اور نرم ہمیشہ زمین پر ہوتا تھا۔البتہ گرمیوں میں اول شب میں کوٹھے پر پلنگ کے اوپر استراحت فرماتے تھے۔

غذا

حضرت قبلہ نہایت سادہ غذا تناول فرماتے تھے۔بارہ مہینے حضور کی غذا مرغی کا شوربا۔پھلکا اور خشکہ ہوتی تھی۔شہد بہت مرغوب تھا اور اسی طرح لسی بھی۔دونوں وقت کھانے کے ہمراہ استعمال فرماتے تھے۔دن کے کھانے کے ساتھ دہی بھی ضرور تناول فرماتے۔نہار منہ دودھ نوش جان فرماتے،گرمیوں میں بکری کا اور جاڑوں میں عموماً بھینس کا،گرم گرم نوش فرماتے تھے۔

جاڑوں میں سرسوں کا ساگ بہت مرغوب تھا۔کھانے کے وقت مکھن کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ساگ کو سکھا کر رکھ لیتے جو دوسرے موسموں میں پکاتے کھاتے تھے۔رس کی کھیر (رساول) بھی پسند تھی۔دہی کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔گنا پسند فرماتے تھے اور خود منہ

سے چھیل چھیل کر کھاتے جب تک دانت قائم رہے یہ عادت مبارک جاری رہی۔ رس نکلوا کر نوش فرماتے اور پسند کرتے تھے۔ اسی طرح گاجر بھی بہت مرغوب تھی۔ کدوکش میں کسوا کر اس کا گجریلا پکواتے اور تناول فرماتے تھے۔ گاجریں کس کے اور سکھا کے رکھ لی جاتی تھیں تاکہ دوسرے موسموں میں گجریلے کے کام آئیں، کھانے کے وقت تھوڑی سی مولی کھانا بھی مرغوب خاطر تھا۔ نمکین پسند فرماتے تھے۔ کسٹرڈ کی کھیر بھی شوق سے تناول فرماتے تھے۔

گرمیوں میں آپ کو کدو بہت پسند تھا۔ اس لیے سالن میں ڈالا جاتا تھا۔ کدوکش میں کسوا کر کدو کی کھیر بھی تیار کرواتے اور شوق سے تناول فرماتے۔ پھلوں میں آم بہت مرغوب تھا اسی طرح انناس، لیچی، خربوزہ اور تربوز (ہندوانہ) پسند فرماتے تھے۔ سالن میں سکھایا ہوا سرسوں کا ساگ پکوتے۔ ورنہ خرفہ کا ساگ بھی شوق سے تناول فرماتے تھے۔

حضرت قبلہ عالمؒ قہوہ نوش جان فرماتے تھے۔ اور وہ بھی ہمیشہ تلخ (بغیر شکر چینی کے) استعمال کرتے تھے۔ کالی چائے کبھی پیتے نہیں دیکھا۔ دودھ کی چائے نوش فرماتے تو سبز چائے ہوتی۔ جسے عرف عام میں کشمیری چائے کہتے ہیں۔ حضور کے قہوہ میں عام طور پر ادرک بھی ڈال دیا جاتا تھا۔ نیز حضرت کی پیالی میں عنبر کی ایک چھوٹی سی ڈلی بھی ڈالی جاتی۔ اگر کسی اور کو قہوہ عطا فرماتے تو وہ عنبر کی ڈلی نکال لی جاتی۔

شلغم کا اچار بہت مرغوب تھا ادرک کا مربہ اور زیتون کا اچار بھی پسند خاطر تھا۔ آم کا اچار اور چٹنی بھی رغبت سے تناول فرماتے تھے۔ دوسرے اچار بھی کبھی کبھی استعمال فرماتے۔

ذبیحہ میں خصوصی احتیاط مد نظر ہوتی تھی۔ جب تک یہ اطمینان نہ ہو کہ ذبح کرنے والا نمازی اور متقی ہے ہرگز گوشت استعمال نہیں کرتے تھے۔ بے نمازی، ہندو اور دوسرے غیر مسلم کے ہاتھ کی پکی ہوئی کوئی چیز ساری عمر بھی تناول نہیں فرمائی۔ دوسروں کو بھی ایسا کرنے سے بتاکید منع فرماتے تھے۔ نذرانے کے طور پر پیش کی جانے والی چیزوں میں اگر مال حلال نہ ہونے کا شمہ برابر شبہ بھی ممکن ہوتا تو ہرگز نذرانہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

سے چھیل چھیل کر کھاتے جب تک دانت قائم رہے یہ عادت مبارک جاری رہی۔ رس نکلوا کر نوش فرماتے اور پسند کرتے تھے۔ اسی طرح گاجر بھی بہت مرغوب تھی۔ کدوکش میں کسوا کر اس کا گجریلا پکواتے اور تناول فرماتے تھے۔ گاجریں کس کے اور سکھا کے رکھ لی جاتی تھیں تاکہ دوسرے موسموں یں گجریلے کے کام آئیں، کھانے کے وقت تھوڑی سی مولی کھانا بھی مرغوب خاطر تھا۔ نمکین پسند فرماتے تھے۔ کسٹرڈ کی کھیر بھی شوق سے تناول فرماتے تھے۔

• گرمیوں میں آپ کو کدو بہت پسند تھا۔ اس لیے سالن میں ڈالا جاتا تھا۔ کدوکش میں کسوا کر کدو کی کھیر بھی تیار کرواتے اور شوق سے تناول فرماتے۔ پھلوں میں آم بہت مرغوب تھا اسی طرح انناس، لیچی، خربوزہ اور تربوز (ہندوانہ) پسند فرماتے تھے۔ سالن میں سکھایا ہوا سرسوں کا ساگ پکوتے۔ ورنہ خرفہ کا ساگ بھی شوق سے تناول فرماتے تھے۔

حضرت قبلہ عالمؒ قہوہ نوش جان فرماتے تھے۔ اور وہ بھی ہمیشہ تلخ (بغیر شکر چینی کے) استعمال کرتے تھے۔ کالی چائے کبھی پیتے نہیں دیکھا۔ دودھ کی چائے نوش فرماتے تو سبز چائے ہوتی۔ جسے عرف عام میں کشمیری چائے کہتے ہیں۔ حضور کے قہوہ میں عام طور پر ادرک بھی ڈال دیا جاتا تھا۔ نیز حضرت کی پیالی میں عنبر کی ایک چھوٹی سی ڈلی بھی ڈالی جاتی۔ اگر کسی اور کو قہوہ عطا فرماتے تو وہ عنبر کی ڈلی نکال لی جاتی۔

شلغم کا اچار بہت مرغوب تھا ادرک کا مربہ اور زیتون کا اچار بھی پسند خاطر تھا۔ آم کا اچار اور چٹنی بھی رغبت سے تناول فرماتے تھے۔ دوسرے اچار بھی کبھی کبھی استعمال فرماتے۔

ذبیحہ میں خصوصی احتیاط مدنظر ہوتی تھی۔ جب تک یہ اطمینان نہ ہو کہ ذبح کرنے والا نمازی اور متقی ہے ہرگز گوشت استعمال نہیں کرتے تھے۔ بے نمازی، ہندو اور دوسرے غیر مسلم کے ہاتھ کی پکی ہوئی کوئی چیز ساری عمر بھی تناول نہیں فرمائی۔ دوسروں کو بھی ایسا کرنے سے بتاکید منع فرماتے تھے۔ نذرانے کے طور پر پیش کی جانے والی چیزوں میں اگر مال حلال نہ ہونے کا شمہ برابر شبہ بھی ممکن ہوتا تو ہرگز نذرانہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

اخلاقِ حسنہ

حضرت قبلہؒ اخلاق کریمانہ اور صفاتِ حسنہ سے متصف تھے۔ آپ اپنے جملہ اعمال و اقوال میں صاحب خلق عظیم نبی ﷺ کی سنت مبارکہ کا کامل اتباع فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ خود اخلاق نبویہ ﷺ کے پرتو سے مومن کامل کی صفات سے آراستہ ہو گئے تھے۔

شفقت و مدارت

آپ اپنا ہو یا غیر ہر ایک کے ساتھ انتہائی شفقت اور مدارت سے پیش آتے تھے۔ مہمان نوازی آپ کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ اور یہ خصوصی برتاؤ غیر مسلموں تک عام تھا۔ جو بھی آپ کے پاس حاضری دیتا فیضِ عام سے مستفید ہوتا تھا۔ ہر کس و ناکس کے ساتھ آپ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور سب کی یکساں خاطر مدارت فرماتے تھے۔ یارانِ طریقت کے ساتھ ایسا محبانہ و مشفقانہ برتاؤ فرماتے کہ آج تک سب یہی محسوس کرتے ہیں کہ مجھی پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

جود و سخا اور ضبط و تحمل

آپ جود و سخا کا بھی یہی حال تھا کہ کبھی کوئی سائل اور حاجتمند آپ کے در سے خالی نہیں جانے پایا۔ حد یہ کہ خود کچھ پاس نہ ہوتا تو دوسروں سے قرض لے کر ضرورت مند اور سائل کا سوال پورا فرماتے۔ دردمندی اور غمخواری کا یہ عالم تھا کہ خود جا کر دوسروں کی مشکلات حل کرتے اور ان کو تسلی تشفی دیتے تھے۔ ضبط و تحمل اور صبر و استقلال اس درجہ تھا کہ کسی مخالفت، عناد اور مصیبت کے وقت بھی پائے استقامت میں لغزش نہ آتی۔ بلکہ دشواریاں جتنی زیادہ اور مقابلہ جتنا سخت ہوتا آپ کا حوصلہ بھی اتنا ہی بلند اور عزم اتنا ہی راسخ ہو جاتا تھا۔ ترنتارن جا کر سکھوں کے عظیم اجتماع میں حقانیت اسلام پر بڑے دھڑلے سے وعظ فرمایا۔ اور ذرا باک نہ کیا۔ خلافت، فتنہ ارتداد اور قیام پاکستان کے ادوار میں آپ کی خدمات اور خطبات اس اعتبار سے یادگار حیثیت رکھتی ہیں۔

اخلاقِ حسنہ

حضرت قبلہؒ اخلاق کریمانہ اور صفات حسنہ سے متصف تھے۔ آپ اپنے جملہ اعمال و اقوال میں صاحب خلق عظیم نبی ﷺ کی سنت مبارکہ کا کامل اتباع فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ خود اخلاق نبویہ ﷺ کے پرتو سے مومن کامل کی صفات سے آراستہ ہوگئے تھے۔

شفقت و مدارت

آپ اپنا ہو یا غیر ہر ایک کے ساتھ انتہائی شفقت اور مدارت سے پیش آتے تھے۔ مہمان نوازی آپ کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ اور یہ خصوصی برتاؤ غیر مسلموں تک عام تھا۔ جو بھی آپ کے پاس حاضری دیتا فیضِ عام سے مستفید ہوتا تھا۔ ہر کس و ناکس کے ساتھ آپ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور سب کی یکساں خاطر مدارت فرماتے تھے۔ یارانِ طریقت کے ساتھ ایسا محبانہ و مشفقانہ برتاؤ فرماتے کہ آج تک سب یہی محسوس کرتے ہیں کہ مجھی پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

جود و سخا اور ضبط و تحمل

آپ جود و سخا کا بھی یہی حال تھا کہ کبھی کوئی سائل اور حاجتمند آپ کے در سے خالی نہیں جانے پایا۔ حد یہ کہ خود کچھ پاس نہ ہوتا تو دوسروں سے قرض لے کر ضرورت مند اور سائل کا سوال پورا فرماتے۔ دردمندی اور غمخواری کا یہ عالم تھا کہ خود جا کر دوسروں کی مشکلات حل کرتے اور ان کو تسلی تشفی دیتے تھے۔ ضبط و تحمل اور صبر و استقلال اس درجہ تھا کہ کسی مخالفت، عناد اور مصیبت کے وقت بھی پائے استقامت میں لغزش نہ آتی۔ بلکہ دشواریاں جتنی زیادہ اور مقابلہ جتنا سخت ہوتا آپ کا حوصلہ بھی اتنا ہی بلند اور عزم اتنا ہی راسخ ہو جاتا تھا۔ ترنتارن جا کر سکھوں کے عظیم اجتماع میں حقانیت اسلام پر بڑے دھڑلے سے وعظ فرمایا۔ اور ذرا باک نہ کیا۔ خلافت، فتنہ ارتداد اور قیام پاکستان کے ادوار میں آپ کی خدمات اور خطبات اس اعتبار سے یادگار حیثیت رکھتی ہیں۔